بحمدہٖ تعالیٰ

یہ مبارک رسالہ کاشف شبہات دیوبندیہ قاطع عذرات نجدیہ جسمیں کمال
متانت سے احقاق حق و ردّ باطل فرمایا ہے للہ بنظر انصاف دیکھیے کہ
حق آفتاب سے زیادہ روشن ہے اور جو نہ دیکھے یا بے انصافی برتے تو
حجت الٰہیہ قائم ہو چکی حساب احد قہار کے یہاں ہے

مسمّٰی بنام تاریخی

الموت الاحمر علی کل انحس اکفر

۱۳۳۷ھ

ملقب بلقب تاریخی

ہشتاد بید و بند بر مکاری دیوبند

۱۳۳۷

تصنیف لطیف عالم نوجوان فاضل ابن الفاضل ابن الفاضل ابن
الفاضل مولانا مولوی محمد مصطفیٰ رضا خان قادری برکاتی نوری دام
بالفیض المعنوی والصوری

حکیم مولوی امجد علی صاحب اعظمی قادری رضوی نے اپنے
اہتمام سے

مطبع اہل سنت و جماعت بریلی میں چھپکر شائع کیا

قیمت فیجلد ۲ر

بار اول ۵۰۰ جلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی صدق وعدہ ونصر عبدہ واعز جندہ وھزم الاحزاب وحدہ وکان حقا علینا نصر المؤمنین وافضل الصلاۃ واکمل السلام علی من ایدنا علی عدونا فاصبحنا ظاہرین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین ابد الآبدین آمین حمد اُسکے وجہ کریم کو جس نے ہمین حق پر کیا اور حق کو غلبہ دیا بحمد اللہ تعالٰی چالیس سال سے زائد ہوئے کہ آستانہ رضویہ سے وہابیہ دیوبندیہ پر الٰہی مار محمدی مار پڑ رہے ہین اور اُنکے اکابر کچھ مر گئے کچھ سسک رہے ہین اور جواب ناممکن وما یبدئ الباطل وما یعید گنگوہی صاحب نانوتوی صاحب دونون مناظرے سے صاف استعفا دیگئے مگر اذناب مرے پیچھے پکارے جاتے ہین اور جہان کوئی سامنے آیا مونھ چھپاتے ہین۔ جناب تھانوی صاحب کے ان نادان دوستون کی مرضی نہین کہ کسی طرح تھانوی صاحب کی چین سے کٹے وہ بیچارے ہیبت کے مارے خاموش روپوش اور یہ جاری لگائے جاتے ہین ہر بار مونھ کی کھاتے ہین مگر مکر وکید سے باز کب آتے ہین۔ اب ایک مدت سے تھانوی صاحب گھر کے کونے مین کچھ چین سے بیٹھے اگلے وارون سے سر سہلا رہے تھے کہ اذناب نے پھر دبایا ذی الحجہ گزشتہ مین تھانوی ہمت کو ایک لونڈے کا لباس پہنا کر اس خوش کن بھیس مین آستانہ علیہ پر حاضر کیا جس نے بہت کچھ طلب تحقیق کی چھب دکھائی براہین قاطعہ گنگوہی صاحب کا وہ شیطان والا قول سنکر بے تکان کہا کہ یہ اسلام سے کوسون دور ہے جب براہین مین دیکھا

نیچے کی سانس نیچے اور اوپر کی اوپر تھی اُسے غور کی ہدایت فرمائی گئی اور یہ کہ آستانہ پر
حاضر ہو اگر وہ تمہارا اگر ایہ دیا جائیگا ایک مدت کے بعد محرم کو مراد آباد مدرسہ شاہی مسجد سے
ایک خط ۶ کا لکھا آیا جسمین اُس شیطان والے قول کا تو کچھ تذکرہ نہین جاہلانہ دو شبہے لکھے
المعتمد المستند شریف مین ارشاد ہوا ہے کہ اور نبوت کا محض امکان ذاتی ماننے پر
کافر کہین گے ہان خاتم النبیین دو ہونا محال بالذات ہے یعنی جسکے سبب حضور اقدس
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا مثل محال بالذات ہے ایک شبہہ اسپر تھا کہ اس مسئلہ پر دیوبندیون
کی کیون تکفیر کی گئی دوسرا شبہہ جناب اسمٰعیل صاحب دہلوی کی تکفیر فقہی پر جسپر سارے کے
سارے دیوبندی نالان ہین کہ ہائے ہائے توابع کو امام سے چھڑا لیا انکی قطعی تکفیر کی گئی تھا
کافر بنایا۔ بحکم حدیث المؤمن غر کریم خیال ہوا کہ شاید واقعی تحقیق طلب ہے فوراً محرم کو فاضل
نوجوان استاذی وملاذی جناب مولانا مولوی محمد مصطفےٰ رضا خان قادری برکاتی
نوری ادامہ اللہ تعالٰی بالفیض المعنوی والصوری نے یہ جواب امضا فرمایا۔

امضائے نامۂ اول مصطفوی

آپکا خط آیا (۱) آپ نے براہین کی عبارت دیکھنے سے پہلے یہ تسلیم کیا تھا کہ شرک مین تفرق
نہین ہوسکتی جو بات مخلوق مین ایک کے لیے ثابت کرنا شرک ہو جس کسی کے لیے ثابت کیجیگی
شرک ہی ہوگی کہ خدا کا شریک کوئی نہین ہوسکتا اور اسپر آپ کو بتایا گیا تھا کہ براہین مین جس علم
کا نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے لیے ثابت کرنا شرک خالص کہا جسمین ایمان کا کوئی حصہ
نہین خود اُس علم کو ابلیس کے لیے ثابت مانا آپ نے کہا ایسا ہو تو اسلام سے کوسون دور
ہے اسپر آپکو کتاب براہین دکھادی گئی اب دیکھنے کے بعد آپکا وہ ایمان کہ یہ اسلام سے کوسون
دُور ہے براہین والیکے لیے اُس جوش پر نظر نہ آیا جسپر آپکو غور کی ہدایت کی گئی خیال تھا کہ اس
کافی مدت مین غور کر لیا ہوگا اور للہ انصاف ایسی غور کی بات بھی کیا تھی کیا کوئی مسلمان گمان
کرسکتا ہے کہ اللہ کا شریک ہونا ایک مخلوق سے منتفی اور دوسرے کے لیے ثابت ہوا اور وہ
بھی اس اندھی تفرق سے کہ اتنا عظیم مرتبہ کہ خدا کی صفت خاصہ مین شریک ہونا نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے تو زائل اور ابلیس کو حاصل تلک اذن قسمۃ ضیزیٰ مگر آپکے خط مین اُسکا

کچھ فکر نہین یہ اگر اس بنا پر ہے کہ واقعی آپ حق سمجھ لیے اور اُسی ابتدائی جوشِ ایمان پر قائم ہو گئے اور جان لیا کہ واقعی براہین والا اور حرف بحرف اُسکی تصدیق کرنے والا اور اُسکے مقلدین متبعین نے شیطان لعین کو اللہ تعالیٰ کا شریک مانا اور یہ سب مشرک و شیطان پرست ہو گئے ایسے شرک سے مشرک جسمین باقرار براہین کوئی حصہ ایمان کا نہین تو صاف فرما دیجیے معلوم ہو جائیگا کہ بحمدہ تعالیٰ کفر دیوبندیان مین آپکا شبہہ منکشف ہو گیا آپ بھی سمجھ لیے کہ وہ لوگ مسلمان نہین اور اگر ایسا نہین تو ہم آپکو اسی امر دائر کی تکمیل کرنی تھی جو انصافاً طالب حق کے لیے تمام ہو چکا تھا کہ کبریٰ مسلمہ اور صغریٰ معاینہ پھر انکار نتیجہ کیا معنی اسکے بعد اُنکے اور کفرون مین بحث طالب حق کے مقصود سے زائد تھی گو بفرض غلط اور ون مین تاویل ممکن ہو تو وہ تو مسلم کے کلام مین ہوتی ہے کہ اُسپر کفر نہ آنے پائے جسپر کفر آچکا اُسکے لیے تاویل کس غرض سے یہ راہ حق تھا کہ طلب حق کی اسیقدر یاد دہانی کردون جسکی بنا پر آپ کو اذن تھا ورنہ مکر و فریب کرنے والے مان کر مکرنے والے بات بدلنے والے چلنے پھسلنے والے اور بہت ہین جنکو منھ نہین لگایا جاتا مگر قبل تنبیہ عدم تنبہ کو سادگی سمجھکر جواب مرقوم ہوا آئندہ بعد تنبیہ بھی تنبہ نہ ہوا تو یہ طلب تحقیق کا پردہ کھول دیگا استحوذ علیہم کا عوض کما فعل باشیاعہم حدیث مین کلبہ بنی اسرائیل کا حال ارشاد ہو چکا اور جناب تھانوی صاحب کو اُسکی تذکیر کردی گئی ہے واللہ الہادی (۴) آپ نے کہان دیکھا کہ یہان مجرد امکان ذاتی ماننے پر دیوبندیہ کی تکفیر کی گئی تکفیر اسپر ہے کہ خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین جاننا جاہلون کا خیال ہے اس مین کوئی فضیلت نہین یہ مقام مدح مین ذکر کے قابل نہین حضور کے زمانے مین بلکہ حضور کے بعد بھی اگر کوئی نیا نبی مانا جائے تو خاتمیت مین خلل نہین (۳) یہ شبہہ و اضطراب آپکا اپنا نہین کبرائے مکلبین کو آڑے آیا اور اُنھون نے براہ مکر یہ سمجھکر کہ وہ جسکے حافظ اللہ و رسول ہین جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ اُنکے دھوکے مین آجائیگا غیر جگہ سے مجہول شخص کے نام سے ایک فریبی سوال گڑھکر بھیجا اور جواب پالیا جسے چھ برس ہونے آئے اسکے جواب متعدد ہین یہان اُسی فتوے کی نقل کافی اسے خود بھی سمجھیے اور خود سمجھ مین نہ آئے تو اپنے سمجھانیوالون سے سمجھ لیجیے وہ بھی نہ سمجھین تو تھانوی صاحب سے سمجھیے اور اُلٹی سمجھنا سمجھ سے بدتر ہی وہ بھی نہ سمجھین تو اپنا اقرار عجز لکھین سمجھا دیا جائیگا و باللہ

التوفیق فتوے یہ ہی منقول از جلد یازدہم فتاوی کلامیہ صفحہ ۸۲ مسئلہ از سکندرآباد ضلع بلند شہر بازار رباد ھوود اس مرسلہ نور محمد ۲۳ ربیع الاول شریف ۱۳۳۱ھ۔ کیا فرماتے ہین علماے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل مین بجواب بکیر عند اللہ ماجور وعند الناس مشکور ہون ایک شخص حفظ الایمان وبراہین قاطعہ کی نسبت یہ تو کہتا ہی کہ بیشک اس مین سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی صریح توہین اور گالی ہے مگر پھر بھی تکفیر نہین کرتا اور یہ کہتا ہے کہ ان کے مؤلف کی تکفیر کو پسند نہین کرتا قابل گزارش یہ امر ہی کہ جب سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو گالی دینے والے کو بھی کافر نہ کہا جائے تو کون کافر ہوگا اور اس کافر کے کافر کہنے مین جو تامل کریگا وہ خود کافر نہ ہوگا تو کس کافر کے کافر کہنے مین تامل کرنیوالا کافر ہوگا بینوا توجروا

الجواب

صریح مقابل کنایہ ہے اُسے ظہور کافی نہ کہ احتمال کا نافی محقق حیث اطلق نے فتح مین فرمایا ما غلب استعماله فی معنے بحیث یتبادر حقیقة او مجازا صریح فان لم یستعمل فی غیره فاولی بالصراحة ہدایہ مین ارشاد ہوا انت طالق لا یفتقر الی النیة لانه صریح فیه لغلبة الاستعمال ولو نوی الطلاق عن وثاق لم یدین فی القضاء لانه خلاف الظاهر ویدین فیما بینه وبین اللہ تعالی لانه نوی ما یحتمله بہت فقہاے کرام کے نزدیک تکفیر مین بھی اسیقدر کافی ولہذا امثال اسمعیل دہلوی پر بحکم فقہاے کبار لزوم کفر مین شک نہین جسکی تفصیل کوکبۂ شہابیہ سے روشن اور تحقیق اشتراط مفسر ہے یہی مسلک متکلمین اور یہی مختار ومعتبر ہے شخص مذکور کا قول مزبور اگر کسی ایسے کلام کی نسبت ہوتا کہ قسم اول سے تھا تو مشرب متکلمین پر محمول ہوتا بشرطیکہ وہ ان جاہلان بخرد کی طرح نہ ہوتا جنکو متبین ومتعین مین تمیز نہین مگر بدقسمتی سے اُسکا قول براہین قاطعہ لما امر اللہ به ان یوصل وحفظ الایمان کے اقوال بدتر از ابوال کی نسبت ہی جو یقیناً قسم دوم سے ہین جنکی نسبت علماے کرام مکہ معظمہ ومدینہ منورہ حکم فرما چکے کہ من شك فی کفره وعذابه فقد کفر جو انکے کفر واستحقاق عذاب مین شک کرے خود کافر ہی لہذا نہ اُسکے کفر مین کوئی شبہہ حائل نہ کسی ابلیس کی تلبیس چلنے کے قابل ذلك لیعلم کل شیطن مهین ان اللہ لا یهدی کید الخائنین وقد مکروا مکرهم

وعند اللہ مکرھم وان کان مکرھم لتزول منه الجبال یثبت اللہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ ان اللہ شدید المحال وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون اٰم یریدون کیدا فالذین کفروا ھم المکیدون ان ھم الا کالجنس اتان مزاخیث حمیر نفرت وفرت بسماع زئیر من اسد کبیر فتردت فی بیر تھی تحرك ذنبھا ترید الخلاص ولات حین مناص - وخسر ھنالك المبطلون وقیل بعدا للقوم الظلمین والحمد للہ رب العلمین - واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

اس نامۂ مبارک کے امضا پر تیئس دن تک خبر نہ آئی تو گمان ہوا کہ شاید سچ مچ طلب تحقیق تھی جواب مسکت نے خاموش کیا مگر حاشا وہ تو صرف ایک تھانوی مکر تھا اگرچہ بنص قرآن کان ضعیفا چوبیسویں دن دوم صفر کو ایک دو ورقی مہملات وافترامات ومکابرات وانکار محسوسات سے پر گرتے بھیجی اس کا جواب حضرت استاذی فاضل نوجوان نے تیئس صفحہ پر فوراً طیار فرما دیا اور اب سوم صفر کو ایک والا نامہ مدعی طلب تحقیق کے نام امضا فرمایا کہ جواب ۳۲ صفحہ پر طیار ہے جس میں دیوبندیوں پر تنا تنہ جبال قاہرہ کی مار ہے اس دفعہ کے خط وہابیہ میں مکابرات شدیدہ کا اظہار ہے لہذا رسالہ تھانوی صاحب پر جائیگا طالب تحقیق کو ہی کیا ضد کہ ہمیں سے مخاطبہ ہو بلکہ اس میں زیادت انکشاف ہی کہ ایک طالب علم کی سمجھ کتنی جب وہ سمجھیں گے جو حکیم الامہ بنائے گئے ہیں تو ع کل الصید فی جوف الفراء + اور دوسرا نامی نامہ اسی روز جناب تھانوی صاحب کے نام امضا ہوا جو ایک جوابی کارڈ پر تھا۔

امضائی نامہ دوم مصطفوی بنام جناب تھانوی

مبسملا وحامدا ومصلیا ومسلما

گرامی القاب تھانوی صاحب مدرسہ شاہی مراد آباد کا ایک طالب علم بظاہر سلیم الطبع طالب تحقیق بنکر حاضر ہوا گنگوہی صاحب کے علم شیطان والے قول کو جبتک براہین میں نہ دکھایا تھا اسلام سے کوسوں دور کہا پھر مراد آباد سے ایک خط بظاہر اسی طرز استفادہ پر لکھا میں نے فوراً جواب دیا چوبیس دن تمام کمیٹیوں کے بعد جس میں عجب نہیں کہ آپ بھی شامل ہوں اس کا

وزیر ایک برخوردار رحمانی علی صاحب ... [illegible]
سبحان اللہ الحمدللہ ... [illegible]
[illegible]

جواب صریح مکابرات وشدید افترارات وانکار محسوسات پر مشتمل آیا مین نے پہلے خط کے
جواب مین لکھدیا تھا کہ قبل تنبیہ عدم تنبہ کو سادگی سمجھکر جواب قوم آئندہ بعد تنبیہ بھی تنبہ نہ ہوا تو
بہ طلب تحقیق کا پردہ کھول دیگا اُسعد وعلیہم کا عوض کما فعل باشیاعہم حدیث مین کلمہ ابنی

اسرائیل کا حال ارشاد ہوچکا اور جناب تھانوی صاحب کو اسکی تذکیر کردی گئی ہے انتہی لہذا
روئے سخن جانب جناب ہی وہ شبہات کہ تمام پارٹی دیوبندیہ کی غایت سعی اور اُنکے زعم مین
لاحل ہین بعونہ تعالی کمال متانت کے ساتھ ایسے حل کیے ہین کہ آپ دیکھکر بہت خوش ہونگے
بتیس ۳۲ صفحہ پر ہے اُس مین تمام دیوبندیت پر ساٹھ قاہر جبال ہین اعلی درجہ کی تحقیقات علمیہ ہین
کوئی لفظ سخیف آپکی شان مین نہین ہوا تکفیر سے کہ اصل مبحث ہی ہم خواستگار کہ وہ رسالہ
بھیجنے کی ہمکو اجازت فرمائی جائے یہ اسلیے کہ آپ رجسٹریان واپس دینے کے عادی ہین
ہم کمال منت سے کہتے ہین کہ ہمارے معروضات آپکے یہان داخل دفتر ہوتے ہوئے ستر۷۰ہ
برس ہونے آئے اگلی بار تو اذن دیدیجیے کہ اُدھر آپکے اتباع کی ہوس پوری ہوا دھر حق واضح
کا بعونہ تعالی اور زیادہ کشف نوری ہو اتنی بات لکھتے کہ ہان رسالہ بھیجو آپ کو کوئی گھنٹا
نہین لگتا یہ تحریر آپکی چوتھے دن آسکتی ہی مین انتہائی مدت دس ۱۰ دن رکھتا ہون اُسکے بعد
دوسرا طور ہوگا بعونہ عزوجل وھو الکافی فقط مصطفی رضا قادری برکاتی غفرلہ از بریلی
دہم صفر مظفر یوم جمعہ مبارک ۱۳۳۱ھ ہجریہ قدسیہ علی صاحبہا والہ افضل الصلاۃ والتحیۃ آمین
اسکے جواب مین تھانوی صاحب نے اپنی چپ تھوڑی دیر کیلیے اتنی توڑی کہ کارڈ کے
دوسرے پرت پر یہ عبارت لکھ بھیجی بسم اللہ الرحمن الرحیم قال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیۃ قال اللہ تعالی والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنا[1]
بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتانا و اثما مبینا ۝ خوف کی یہ حالت کہ اسپر بھی دستخط
نہ کیے الٰہی عظمتون کی یہ بے ادبی کہ کارڈ پر بسم اللہ شریف لکھی تین جگہ اللہ عزوجل کا اسم
جلالت لکھا قرآن عظیم کی آیت لکھی جو ڈاکخانہ کی مہر لگاتے وقت زمین پر رکھا گیا اور وہ بھی
الٹا کرکہ آیتون کا رخ زمین پر اور مہر لگانے والا بے وضو چھوئے بلکہ ممکن کہ ہندو وغیرہ کافر ہو

[1] کارڈ مین یونہین الف سے لکھا ہی قرآن کریم کی کتابت مین اپنی طرف سے ایک حرف بڑھا دیا

پھر چھپی رسالہ کہ آجکل یہان ہند وہی ہے اُسے یوہین ہاتھ لگا کے یہ ادب ہو اللہ و رسول
کے نام اور اللہ واحد قہار کے کلام کا۔ پھر ان باتون کی کیا شکایت اللہ و رسول و قرآن کریم
کا ادب جتنا ہو اُن گالیون ہی سے ظاہر جو وہ اور اُنکے بڑے دیچکے اور دے رہے ہین
تھانوی صاحب کی اس تحریر کا ترجمہ یہ ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا
مجھ سے پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے جو لوگ مسلمان مردون اور عورتون
کو بے کیے ستاتے ہین اُنھون نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا۔ اس کے جواب مین
ہمین یہی بس تھا کہ ہم ایک لفافے مین اُنکو اتنا لکھ بھیجتے بسم اللہ الرحمن الرحیم قال
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیۃ قال اللہ تعالی ان الذین
یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذابا مھینا یعنی
رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا میری طرف سے پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت
اللہ عزوجل فرماتا ہو بیشک جو لوگ اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہین اُنپر اللہ کی لعنت ہے دنیا
و آخرت مین اور اللہ نے اُنکے لیے ذلیل کرنے والا عذاب طیار کر رکھا ہو۔ مگر یہان سے
بحمد اللہ تعالی خود تھانوی صاحب اور اُنکے بڑے گنگوہی صاحب کو بارہا یہ آیت اور اسکے سوا
بہت آیات و احادیث و احکام کی تبلیغ ہو چکی ہے لہذا اصل مقصود سے کام لیا یعنی اصغر کو
رسالہ رجسٹری شدہ تھانوی صاحب پر نازل کر دیا تھانوی صاحب نے بطور خرق عادت وہ کارڈ لکھنے مین
اپنی قدیم خو چھوڑی تھی رسالہ دیکھکر پھر اُنکی اُسی قدیم خو کی حالت مستمرہ نے مونھ دکھایا کہ منکر ہو کر واپس
دیا لفافے پر لکھا ہو کہ انکاری واپس انا للہ وانا الیہ راجعون صدق اللہ عزوجل وما یبدی الباطل
وما یعید جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا مسلمانو وہ مبارک رسالہ یہ ہے کہ
تھانوی صاحب کے نام نامہ بسم مصطفوی ہو حضرت مصنف مدظلہ نے اسکا تاریخی نام الموت الاحمر ١٣٣٧
علی کل انجس اکفر رکھا اور از انجا کہ تھانوی صاحب اور سارے دیوبندیہ پر ساٹھ جبال ہین اور نیز اسکی
ذیل مین مین جملہ اسّی جبال قاہرہ ہوگی لقب تاریخی ہشتاد بید و بند بر مکاری دیو بند سے ملقب فرمایا اہل انصاف
اسے ایمان کی نگاہ سے دیکھین تو بحمد اللہ تعالی الحق آفتاب سے زیادہ روشن ہے و للہ الحمد وصلی
اللہ تعالی علی سیدنا و مولنا و آلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین آمین عبدہ نور محمد اعظمی قادری کلی

امضائی نامہ سوم مصطفوی بنام جناب تھانوی صاحب تھانہ بھون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

گرامی منش جناب تھانوی صاحب آپکے اتباع سے ایک طالب علم مستفید و طالب تحقیق بنکر آیا اور عبارت براہین دکھانے سے پہلے اُسکے مضمون کو اسلام سے کوسون دور بتایا عبارت دیکھکر وہ جوشش ایمان نہ رہا اُسے غور کا حکم ہوا مدت کے بعد اُسکے نام سے ایک بے معنی خط آیا جسکی طرزین وہی استفادہ وطلب تحقیق کا اظہار اور حقیقۃً اس سے برکنار تھا قبل تنبیہ عدم تنبہ کو سادگی پر محمول کرکے ہدایت کی گئی اسکے جو بیسوین روز ایک دو ورقی تحریر افترارات و مکابرات وانکار محسوسات سے بھری آئی یہ تمام پارٹی کی مجموعی کوشش و مبلغ علم و منتہائے سعی ہو اس مین بائیس دن صرف ہونا بتارہا ہے کہ تھانہ بھون سے استعانت بالغیر مین یہ دیر لگی ہو اگر واقعی ایسا ہی ہے جب تو ظاہر کہ اُسکے کاتب آپ ہی ہین گو مشورہ ساری پارٹی کا سہی اور بالفرض ایسا نہین تو اب فرمایئے کہ وہ آپکے نزدیک مقبول ہی یا مردود اگر مردود ہے لکھدیجیے یہین فیصلہ ہوگیا اور اگر مقبول ہی تو وہ تحریر جب تھی تو اب آپکی ہوگئی۔ صورت اولیٰ کہ آپ لکھدین کہ ہان وہ تحریر دو ورقی مدرسہ مسجد شاہی مردود ہے محال عادی ہی لہذا شق ثانی متعین بہرحال جسطرح شاعر اپنے نفس سے ایک دوسرا شخص تخیل کرکے اُس سے کلام و خطاب سوال وجواب لطف و عتاب کرتا ہی یونہین ہمکو آپکے دو حصے کرنے ہوئے ایک تھانوی صاحب ظاہری کہ آپ خود بے پردہ و حجاب ہین دوم تھانوی صاحب باطنی کہ اُس تحریر دو ورقی کے حجاب مین طالب تحقیق بنکر آئے ہین ہم جہان کہین گے کہ آپ نے یہ لکھا آپ سے یہ کہا تھا آپ طالب تحقیق ہین و امثال ذلک جن مین اُس تحریر کا کاتب بناکر خطاب ہو وہان آپ بحیثیت تھانوی باطنی مراد ہونگے ورنہ آپ بحیثیت تھانوی ظاہری۔ یہ فرق یاد رکھیے کہ حیثیتین گم کرکے حیثیت گم نہ کیجیے۔ اصل مقصود اظہار حق و ازہاق باطل اور یہ دکھا دینا ہے کہ دیوبندی عذرات کیسے بادر ہوا اور زاہق و زائل اور اُنکا اشکال جسپر بہت ناز ہے اور اُسے یقیناً لاحل سمجھے ہوئی ہین کس درجہ

مردود اسفل سافل تھانوی صاحب باطنی سنے یہان تین بحثین چھیڑی ہین کفر براہین کفر تحذیر الناس کفر فقہی اسمعیل دہلوی صاحب اُسکا بیان اور شبہات تھانوی صاحب باطنی کا بطلان ان تین سے لیجے وباللہ التوفیق وھو المستعان علیٰ کل سحیق +

بحث اول تکفیر گنگوہی صاحب

عبد الجبار عمر پوری نے لکھا تھا حضرت کی نسبت یہ اعتقاد کہ جہان مولود شریف پڑھا جاتا ہے تشریف لاتے ہین شرک ہی ہر جگہ موجود خدا تعالیٰ ہے اللہ سبحنہ نے اپنی صفت دوسرے کو عنایت نہین فرمائی **اقول** یہ اُسکا صریح جنون تھا کہان تشریف لانا کہان موجود ہونا مولینا عبد السمیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُسکے اس جنون سے اغماض فرماکر دو وجہ سے رد کیا ایک یہ کہ کہان مواقع معدودہ مجالس محمودہ کہان ہر جگہ دوسرے یہ کہ اسے خاصہ باری عزوجل جاننا باطل ہی شرق سے غرب تک ہر روح کو حضرت عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام ہی قبض کرتے ہین ہر مکان کو رات دن دیکھتے رہتے ہین اللہ تعالیٰ سنے دنیا اُنکے آگے مثل چھوٹے سے خوان کے کر دی ہی بھلا وہ تو ملک مقرب ہین شیطان تمام بنی آدم کے ساتھ رہتا ہی اللہ تعالےٰ نے اُسے اس کی قدرت دیدی ہی یہ کتنا صاف صریح نقض تھا گنگوہی صاحب نے براہ کمال عیاری اُسے نقض سے توڑ کر دعا پر استدلال ٹھہرایا گویا مصنف انوار ساطعہ یون دلیل لاتے ہین کہ جب شیطان وملک الموت ہر جگہ موجود ہین تو ضرور ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ہر جگہ موجود ہون حالانکہ یہ مصنف پر **محض افترا** ہی اور اپنی اس گڑھت پر اعتراض شروع کر دیے کہ ملک الموت وشیطان کو جو یہ وسعت علم دی اُسکا حال مشاہدہ ونصوص قطعیہ سے معلوم ہوا اب اُسپر کسی افضل کو قیاس کر کے اُس مین بھی مثل یا زائد اس مفضول سے ثابت کرنا کسی عاقل ذی علم کا کام نہین اول تو عقائد مسائل سے کے قیاسی نہین بلکہ قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہین خبر واحد بھی یہان مفید نہین لہذا اُسوقت قابل التفات ہو کہ مؤلف قطعیات سے اُسکو ثابت کرے دوسرے قرآن وحدیث سے اُسکے خلاف ثابت ہی خود فخر عالم فرماتے ہین لا ادری ما یفعل بی ولا بکم اور شیخ عبد الحق روایت کرتے ہین کہ مجھکو دیوار پیچھے کا بھی علم نہین اگر فضیلت ہی موجب اسکی ہے تو تمام مسلمان شیطان سے افضل ہین تو مؤلف سب علوم مین

بسبب افضلیت کے شیطان سے زیادہ نہیں تو اُسکے برابر تو علم غیب بزعم خود ثابت کرے
مؤلف کے ایسے جہل پر تعجب ہوتا ہی الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان وملک الموت کا حال
دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت
کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت
ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک
ثابت کرتا ہی ملک الموت سے افضل ہونیکی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپکا ان امور مین
ملک الموت کی برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ اور قیاس سے اسکا اثبات جہل ہی الغرض یہ تحقیق
واہی مؤلف کی محض جہل ہی وہ آپ شاید شرک مین مبتلا ہو مگر ایک عالم کا راہ ع مار دیا بعد اسکے
جو حکایات اولیائی مؤلف نے لکھی ہین ان اولیا کو حق تعالی نے کشف کر دیا کہ انکو یہ حضور علم حاصل
ہو گیا اگر فخر عالم علیہ السلام کو بھی لاکھ گونہ اس سے زیادہ عطا فرماوے ممکن ہی مگر ثبوت فعلی اسکا
کہ عطا کیا ہے کس نص سے ہی کہ اسپر عقیدہ کیا جائے اور مجلس مولود مین خطاب حاضر کیا جائے
اس امر کا محض امکان سے کام نہین چلتا بالفعل ہونا چاہیے اور ثبوت نص سے واجب ہے مگر
سوء فہم مؤلف کا ہی اور یہ بحث اُس صورت مین ہی کہ علم ذاتی آپکو کوئی ثابت کرکے یہ عقیدہ کرے
جیسا جہلا کا یہ عقیدہ ہے اب ظاہر ہو گیا کہ جسکا عقیدہ مؤلف کی تحریر کے موافق ہوگا البتہ وہ
مشرک ہی ان عبارات سے حجت لانا کوتاہ فہمی مؤلف کی ہے مسلمان بہ نگاہ انصاف دیکھین ہر اردو خوان
بھی سمجھ سکتا ہے کہ براہین والے نے جس علم کو شیطان کے لیے نصوص قطعیہ سے ثابت مانا
اُسیکا نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے لیے ماننا شرک کہا اور شرک بھی وہ جسمین کوئی حصہ ایمان
کا نہین اب تھانوی صاحب باطنی اس قطعی کفر کو یون مٹانا چاہتے ہین جس علم کا نبی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کے لیے ثابت کرنا شرک خالص کہا ہے وہ علم ذاتی ہو اور جس علم کو ابلیس کے لیے
ثابت مانا وہ علم عطائی صاحب براہین اپنی مراد خاص براہین مین اسی مسئلہ مین بیان کرتا ہے
یہ بحث اُس صورت مین ہی کہ علم ذاتی آپ کو کوئی ثابت کرکے یہ عقیدہ کرے جیسے جہلا کا یہ عقیدہ ہے

ع راہ مار دیا یہ وہی اُردو ہے جسپر ناز ہی کہ دیوبند والون سے ملکر رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو
اردو آگئی دیکھو براہین قاطعہ گنگوہی صاحب طبع دوم صفحہ ۲۶ - ۱۲ منہ ۵ قیاس اور فاسدہ بے علم کا سردہ ۱۲ منہ

اقول آپکو کس نے سوجھائی کہ یہان ذاتی مقابل عطائی ۔ اول تا آخر منشا بحث واعتقاد
فریقین اور خود اس عبارت لایعنی کا فقرہ فقرہ اسکے بطلان وہذیان پر شاہد عدل ہین اولاً
شۂ انصاف ۔ بحث کا ہے پر چلی ہو عمر پوری کے اس کہنے پر کہ یہ اعتقاد شرک ہے اللہ سبحنہ
نے اپنی صفت دوسرے کو عنایت نہین فرمائی دیکھو صراحۃً علم عطائی مین کلام ہے کہ اسکا
علم عطائی حضور کو نہین جو مانے مشرک ہو کہ یہ اللہ تعالی کی صفت خاصہ ہو اُس نے کسی کو
عطا نہ فرمائی صاحب انوار اسیکا رد کر رہے ہین براہین والا اسی کو بنا رہا ہو پھر کیسی صریح
بے ایمانی ہو کہ بے عطائے الٰہی علم ماننے کی بحث ہو اسے شرک کہا ہو ثانیاً مولنا عبد السمیع
صاحب کے کونسے حرف مین تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو یہ علم بے عطائے خدا
ہے جسپر براہین والا یہ کہتا ہے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہو ثالثاً مولف
کی تحریر مین بے عطا کا کونسا حرف تھا جسپر براہین والا کہتا ہو جسکا عقیدہ مولف کی تحریر کے
موافق ہوگا البتہ وہ مشرک ہو رابعاً اسی براہین طبع دوم کے صفحہ ۲۰۳ سے صفحہ ۲۰۷ تک
انوار ساطعہ کا مطول کلام منقول ہے جسمین انھون نے فرمایا بہت مکانات مین حاضر ہوجانیکو
یہ لوگ شرک کہتے ہین اسکی تشریح گزر چکی جہان ملک الموت کی تمثیل ہے پھر کہا اہل سنت کا
اعتقاد ہے کہ اصل عالم الغیب اللہ تعالی ہو کوئی ایسا نہین جو بلا تعلیم حق جان لے ہان اللہ تعالی
اپنے رسول کو خبرین غیب کی دیتا ہو پھر کہا شاہ عبد العزیز صاحب نے لکھا ہو رسول اللہ صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے ہر امتی کو جانتے ہین کہ وہ کس درجے کا ہو فرشتے خبر پہنچاتے
ہین اور نور نبوت سے حضرت پہچانتے ہین سب امتیون کو پھر کہا محفل شریف مین کثرت سے درود
وسلام پڑھا جاتا ہے جب جلسہ کا درود شریف پہنچاتے ہونگے پھر کیون نہین خبر ہوتی ہوگی اس
جلسہ کی پھر کہا فکر کرنا چاہیے ان حدیثون مین کہ امت کے اعمال پر مطلع کرتے ہین آنحضرت
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو ایک روز جمعہ اجمالاً دوسرا ہر صبح وشام بہ تفصیل پھر اس سے
مجالس شریفہ پر اطلاع ثابت کی پھر کہا خبر ہوگئی ان وسائط سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم کو پھر کہا آیات واحادیث واقوال مشائخ وعلما سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ انعقاد محافل میلاد
کی آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو خبر بعض واسطون سے پہنچ جاتی ہے دیکھو کیسی صریح تصریح ہے

علم عطائی و علم بالوسائط کی یہان بھی براہین والے نے وہی جواب دیا اور اپنی اسی تقریر گذشتہ
حوالہ کیا صفحہ ۲۰۶ محض قیاس ناتمام مؤلف کا اور یہ حجت شرعیہ نہین صفحہ ۲۰۳ پہلے اسکا جواب
ہوچکا کہ حق تعالی نے حضرت عزرائیل کو ایسی قوت و علم دیا ہے اگر فخر عالم (صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم) کو صدہا گونہ زائد ہو تو کیا عجب ہی مگر کلام فعلیت مین ہے کہ یہ ہوتا ہی یا نہین پھر کہا کلام
فعلیت مین ہی اور قیاس مؤلف کا امکان مین عقائد کا ثبوت نص قطعی سے ہوتا ہی ملک الموت
کا جواب مذکور ہوچکا اس مکالمہ کو علم ذاتی بمعنے بے عطائے الٰہی پر ڈھالنا کیسی شدید بے ایمانی
ہے براہین والا قطعاً جانتا ہی کہ وہ علم عطائی مانتے ہین اور اسی کو کہتا ہی کہ شرک نہین تو کونسا
حصہ ایمان کا ہے اسی کو کہتا ہی کہ جس کا عقیدہ مؤلف کی تحریر کے موافق ہوگا البتہ وہ مشرک
ہے **خامساً** عبارت براہین کا یہی ٹکڑا جو تھانوی باطنی نے نقل کیا یعنی بتا رہا تھا کہ علم
ذاتی آپ کو ثابت کرکے یہ عقیدہ کرے جیسا جہلا کا عقیدہ ہے کونسے جہلا کا یہ عقیدہ ہی کہ حضور کا
علم بے عطائے خدا ہی **سادساً** وہ لفظ دیکھو شیطان کو جو یہ وسعت علم دی دیکھو دی ہین کلام
اور اسی پر بوجہ افضلیت قیاس کو منع کرتا ہے کہ عقائد قیاسی نہین۔ قیاس سے وہ حکم ثابت
ہوتا ہے جو مقیس علیہ مین ہو یا اُسکا مباین۔ شیطان مین علم عطائی تھا معاذ اللہ اگر حسب زعم
مردود گنگوہی اُسپر قیاس ہوتا تو اس سے بھی عطائی ہی تو ثابت ہوتا جسے یون رد کر رہا ہی کہ
کہ عقائد قیاسی نہین **سابعاً** براہین والا بہان بزور زبان خود قیاس گڑھکر فارق یہ بتاتا ہے
کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے دیکھو
جس علم کو ابلیس کے لیے ثابت مانا اُسی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے نفی کیا اس
بنا پر کہ وہان نص ہے یہان نص سے ثبوت نہین یعنی جسطرح ابلیس کے لیے نص سے ثابت
ہے اگر حضور کے لیے بھی نص سے ثابت ہوتا تو مانا جاتا اب دیکھو ابلیس کے لیے علم عطائی ہی
یا بے عطا اگر عطائی ہے تو اُسی کو نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے سلب کیا اور اُسیکا حضور
کے لیے ماننا شرک خالص کہا آپ کہتے ہین کہ یہ بحث علم عطائی مین نہین علم بے عطا مین ہے
تو حاصل کلام وہ نہ ٹھہرا جو آپ تھانوی صاحب باطنی نے بتایا کہ شیطان کو علم عطائی ہے
اور سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو علم ذاتی نہین بلکہ حاصل کلام گنگوہی یہ ٹھہرا کہ رسول اللہ

صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے لیے علم بے عطا ماننا شرک ہی اسلیے کہ نص نہین اور ابلیس
کے لیے بے عطائے الٰہی علم حاصل ہے اسلیے کہ نص سے ثابت ہو آپکی اس تاویل نے اور بھی
اخبث کفر گنگوہی صاحب کے سر لپیٹا واقعی قسمت کا لکھا کہان جائے ثامنًا براہین والے
کی یہ تقریر کہ ہم نے ابھی سابع مین ذکر کی اور وہ کہ شیطان کی وسعت علم کا حال نصوص قطعیہ
معلوم ہوا اور وہ کہ عقائد نصوص سے ثابت ہوتے ہین خبر واحد بھی یہان مفید نہین لہذا مولف
قطعیات سے ثابت کرے سب صریح ناظر ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے لیے
اس علم کا ماننا نص قطعی وارد ہونے پر موقوف رکھتا ہے حدیث صحیح آحاد مین ہو تو کافی نہین کیا
بے عطائے الٰہی علم ملنا ماننے پر یون کہا جاتا دیکھو امام الطائفہ کا دھرم کہ ابو جہل اور وہ شرک
مین برابر ہے یعنی یہ اور بتون کو خدا ماننا یکسان ہی کیا اگر کوئی کہے کہ مہادیو خدا ہی تو اسپر یہی کہو گے
کہ بھائی اسکے ماننے کو نص قطعی درکار ہی ورنہ اگر حدیث صحیح مین بھی ہو تو کافی نہین کیونکہ یہ عقیدے
کی بات ہی تاسعًا وہ تقریر دیکھو کہ فخر عالم علیہ السلام کو بھی لاکھ گونہ اس سے زیادہ عطا فرماد
ممکن ہے مگر ثبوت فعلی اسکا کہ عطا کیا ہے کس نص سے ہی کہ اسپر عقیدہ کیا جائے دیکھو صاف
عطائی مین کلام کر رہا ہے عاشرًا امکان کا خود جابجا قائل ہو صرف ثبوت فعلی کا منکر ہے
کیا آپکے نزدیک گنگوہی صاحب بے عطائے الٰہی علم ملنا ممکن جانتے تھے ایسا ہو تو اقرار
کر دیجیے دام کھل جائین گے حادی عشر حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم
کیلیے اس علم کے ثابت کرنے پر کہتا ہو مولف کے ایسے جہل پر تعجب ہوتا ہو ثانی عشر نبا نص
سے اُسکا اثبات جہل ہو ثالث عشر تحقیق مولف کی جہل ہو رابع عشر سوء فہم مولف
کا ہے خامس عشر کوتاہ فہمی مولف کی ہو اگر براہین والے کی بحث علم بے عطائی
الٰہی مین ہوتی اور مولف کو اُسکا مثبت سمجھتا تو کیا فقط جہل وکوتاہ فہمی کا حکم لگاتا
کہ مولف کا فرقہ مشرک ہی کہ بے خدا کے دیے علم مانتا ہی سادس عشر اُس نے تصریح
کی کہ مولف آپ شاید شرک مین مبتلا نہو بے عطائے الٰہی علم ماننے پر شرک مین یون شک
شبہہ رکھتا یا اپنے امام الطائفہ اسمعیل دہلوی کی طرح ہنکار اُٹھتا کہ ابو جہل اور وہ شرک مین
برابر ہے کیون تھانوی صاحب ابو جہل یا اُسکے برابر مشرک کو کہنا شاید شرک مین نہو کفر ہو

یا نہین سابع عشر کہتا ہی فصل ہونے کی وجہ سے ثابت نہین ہوتا کہ علم آپکا ملک الموت کی برابر ہی ہو چہ جائیکہ زیادہ کونسا علم عطائی یا بے عطا ملک الموت کا علم کیسا ہی پھر برابری و زیادت کی نفی کرتا ہی کمی تو جائز ہے کیا کم بیش و کنار ایک بات کا علم بھی بے عطا ممکن ہے بالجملہ اصل مبحث و منشا کے بحث و اعتقاد فریقین اور عبارت کا فقرہ فقرہ سب اس مجبوری کی جھوٹی گڑھت پر لعنت کر رہے ہین کہا یوہین کفر اُٹھا کرتا ہی کیون جناب تھانوی صاحب بحمداللہ تعالیٰ کیسے دلائل قاہرہ سے ثابت ہوا کہ گنگوہی صاحب نے جس علم کا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے لیے ماننا شرک خالص بتایا وہی علم ابلیس لعین کے لیے خود ثابت مانا اور آپ بلباس باطنی اب اس خط مین دوبارہ ایمان لا چکے ہین کہ شرک مین تفریق نہین ہو سکتی جو بات مخلوق مین ایک کے لیے ثابت کرنا شرک ہو جس کسی کے لیے ثابت کی جائے شرک ہی ہوگی کیونکہ خدا کا کوئی شریک نہین ہو سکتا اب تو اپنے اقرارون پر قائم رہکر بول اُٹھیے کہ **بیشک گنگوہی صاحب صریح مشرک تھے گنگوہی صاحب مین ایمان کا کوئی حصہ نہ تھا گنگوہی صاحب شیطان ملعون کو خدا کا شریک مانتے تھے** دوہرے اقرارون کے بعد پھر عذر کا محل کیا ہی اور آپ نہ مانین تو اہل انصاف تو دیکھتے ہین اور کوئی نہ دیکھے تو واحد قہار تو دیکھتا ہی جسکا شریک ابلیس کو مانا جسکے حبیب کی شدید توہین کی فللہ الحجۃ البالغہ **ثامن عشر** تھانوی صاحب باطنی آپ کہتے ہین علم عطائی کسی کے لیے ثابت کرنا شرک نہین کہا گیا یہ آپکا اپنا خیال ہو مگر گنگوہی صاحب کے دھرم سے قطعاً خلاف ہی پھر توجیہ القول بمالا یرضی بہ قائلہ کیا انصاف ہی فتاوی گنگوہیہ حصہ اول صفحہ ۶۴ مین تقویۃ الایمان کی نسبت ہی بندہ کے نزدیک سب مسائل اُسکے صحیح ہین وہین ہے اگر کتاب کے خلاف عقیدہ رکھتا ہی تو وہ مبتدع فاسق ہے صفحہ ۱۲۲ مین ہی تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہی اُسکے استدلال بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہین اس کا رکھنا پڑھنا عمل کرنا عین اسلام ہی اب تقویۃ الایمان کی سنیئے اشراک فی العلم مین کہا اس عقیدہ سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہی خواہ یہ عقیدہ انبیا سے رکھے خواہ بھوت سے پھر خواہ یون سمجھے کہ یہ بات اُنکو اپنی ذات سے ہی خواہ اللہ کے دینے سے ہر طرح شرک ہی

دیکھیے شرک مین ذاتی وعطائی کا فرق نہین کیا گنگوہی صاحب اسکے خلاف عقیدہ رکھکر اپنے
منہ مبتدع فاسق بلکہ عین اسلام کے مخالف ہین تاسع عشر تقویۃ الایمان کی اس عبارت
اور اسکے کثیر امثال سے ثابت کہ اُسکے دھرم مین جسطرح ذاتی وعطائی کا فرق باطل ہی یونہین
رسول وشیطان مین کہ وہ ہر جگہ انبیا اور بھوت سب کو ملاتا ہی تو گنگوہی صاحب نے اگرچہ صرف
شیطان کے لیے مانا اگرچہ صرف عطائی مانا تقویۃ الایمانی دھرم پر ضرور کافر مشرک ہوئے
اور جب وہ تقویۃ الایمان کے سب مسئلے صحیح وعین اسلام مانتے ہین تو خود اپنے منہ بھی
مشرک ہوئے غرض گنگوہی صاحب نے رسول کے لیے شرک کہا اور شیطان کیلیے ثابت
مانا اب چاہے رسول وشیطان سے فرق کرین یا ذاتی وعطائی سے دونون فرق اسمعیل
کے نزدیک مردود اور گنگوہی صاحب مشرک ع قضائے نبشتہ نباید سترد + عشرین مختصرا
چلیے علم محیط زمین غیر خدا کے لیے ماننا شرک ہی یا نہین اگر نہین تو براہین مشرک گر کو تہی دکھائے
اور اگر ہان تو صرف ذاتی یا عطائی بھی بر تقدیر اول ذاتی کس نے مانا تھا اور یہ براہین والا کسے
کہتا ہے کہ جسکا عقیدہ مولف کی تحریر کے موافق ہوگا وہ البتہ مشرک ہی بر تقدیر دوم آپ
تھانوی صاحب بلباس باطنی خود مقر ہین کہ براہین والا شیطان کے لیے عطائی مانتا ہی تو وہ
آپ کے اقرار سے مشرک ہوا قسمت کا لکھا کون مٹائے حادی وعشرین بحمدہ تعالی
اس عشرین نے کہ دو عشرۂ کاملہ ہین اس کاذب گڑھت کی چاندپوری کوٹ دی اب
اس عبارت براہین مین اور جہالتین ضلالتین ہین اُنکے بھی بعض کا بھانڈا پھوڑ دون وباللہ
التوفیق اول تو وہی ظلم شدید کہ انوار ساطعہ نے تو عمر پوری کے ادعائے اختصاص پر نقض کیا
گنگوہی صاحب نے بکمال عیاری اُسے استدلال ٹھہرالیا انوار کے صاف لفظ شرح مباحث
مین یہ ہے زمین پر کل جگہ موجود ہونا تو کچھ خاص مخصوص خدا کے ساتھ نہین براہین صفحہ ۵ اور اسیر
ملک الموت وشیطان وغیرہ کی مثالین دیکر آخر مین کہا تھا تو یہ صفت خاص خدا کی کہان ہوئی
صفحہ ۵ ثانی وعشرین مصنف مرحوم کو یہان وہابیہ کی ہوس شرک کا توڑنا ہے دیکھو
اُنکی عبارت تمہارے قاعدے سے چاہیے وہ مشرک ہو جائے حالانکہ تحقیق یہ ہی کہ نہ وہ
مشرک ہی نہ کافر براہین صفحہ ۵ ایضا تمہارے استدلالی کے موافق تو چاہیے یہ سب مجلت اہ

تھا زیادہ مشرک ٹھہرین صفحہ ۵۳ ایضاً سبحن اللہ شرک کے معنی بھی یہ حضرات خوب سمجھے
جسکو یہ شرک کہتے ہین اُسکی تشریح گزر چکی جہان چاند سورج اور ملک الموت کی تمثیل ہی صفحہ ۴۴
اب دیکھیے اس بیان کو کفر و شرک سے شمہ بھی لگاؤ نہین صفحہ ۲۰ اہل حق پر واضح ہو کہ
ہمارا یہ دعوٰی نہین کہ ہر محفل مین روح مبارک آتی ہے ہان یہ دعوٰی ہی کہ اگر کسی کا یہ اعتقاد
ہو وہ مشرک نہین صفحہ ۵۳ اور بلاشبہہ ابطال شرک کے لیے امکان کافی کہ شریک باری
قطعاً ناممکن ہی مگر گنگوہی صاحب نے جابجا امکان بیکار اور فعلیت درکار ٹھہرائی اُنکی مین
عبارتین اوپر گزرین یعنی خدا کا شریک ہو تو سکتا ہی مگر ہے نہین جیسے کذابون کے نزدیک
معاذ اللہ اُسکا کذب اُسکا جہل تعلی اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا ثالث وعشرین
یہان گنگوہی صاحب پر کثیر رد انباؤ المصطفے شریف مین فرمائے ہین جو بفضلہ تعالیٰ ۱۹ برس سے
لاجواب ہین اُن ہین سے بعض اُنھین عبارات شریفہ مین سنیے قرآن کریم کی تین آیتون سے
علوم محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا روز اول سے روز آخر تک تمام ماکان و مایکون
کو محیط ہونا دلیل قطعی سے ثابت فرما کر ارشاد کیا مخالفین ان آیات کے خلاف پر اصلا ایک
دلیل صحیح صریح قطعی الافادہ نہین دکھا سکتے اور اگر بفرض غلط تسلیم ہی کر لین تو ایک یہی جواب
جامع و نافع و نافی و قامع سب کے لیے شافی و کافی کہ عموم آیات قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت مین
اخبار آحاد سے استناد محض ہرزہ بائی ہین اس مطلب پر تصریحات ائمہ اصول سے احتجاج
کرون اس سے یہی بہتر کہ خود نجدیہ زمانہ کے انھین گنگوہی پیشوا کی شہادت دون ع
مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری ✣ نصوص قطعیہ قرآن عظیم کے خلاف پر احادیث آحاد کا سُننا
جانا بالائے طاق یہ بزرگوار صاف تصریح کرتے ہین کہ یہان خبر واحد سے استدلال ہی جائز نہین
نہ اصلا اُس پر التفات ہو سکے اسی براہین قاطعہ لما امر اللہ بہ ان یوصل مین اسی مسئلہ علم غیب
کی تقریر مہمل و مختل مین اپنے اور اپنے تمام طائفے کے پاؤن مین تیشہ زنی کو یون لکھتے ہین
عقائد مسائل قیاسی نہین کہ قیاس سے ثابت ہو جائین بلکہ قطعی ہین قطعیات نصوص سے
ثابت ہوتے ہین کہ خبر واحد بھی یہان مفید نہین لہذا اُسکا اثبات اُسوقت قابل التفات ہو کہ
قطعیات سے اُسکو ثابت کرے نیز صفحہ ۸۱ پر لکھا اعتقادات مین قطعیات کا اعتبار ہوتا ہی

نطقیات صحاح کا صفحہ ۸۰ پر کہا آحاد صحاح بھی معتبر نہیں چنانچہ فن اصول مین مبرہن ہے الحمد للہ مناظرہ تو انھین دو حرفون مین ختم ہو گیا۔ ہان وہان تمام نجدیہ دہلوی و گنگوہی و جنگلی و کوہی سب کو دعوتِ عام ہی اجمعوا شرکاءکم چھوٹے بڑے سب اکٹھے ہو کر ایک آیت قطعی الدلالۃ یا ایک حدیث متواتر یقینی الافادہ چھانٹ لائین جس سے صاف صریح طور پر ثابت ہو کہ تمامی نزول قرآن عظیم کے بعد بھی اشیائے مذکورہ ما کان و ما یکون سے فلان امر حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پر مخفی رہا جسکا علم حضور کو دیا ہی نہ گیا فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاعلموا ان اللہ لایھدی کید الخائنین اگر ایسا نص نہ لاسکو اور ہم کہے دیتے ہین کہ ہرگز نہ لاسکو گے تو خوب جان لو کہ اللہ راہ نہیں دیتا دغابازون کے مکر کو والحمد للہ رب العلمین"۔ رابع وعشرین پھر فرمایا "طرہ یہ کہ بھی گنگوہی بہادر خود ہی اُسی صفحہ مین دو سطر ہی بعد اپنے مدعائے باطل کی سند مین لکھتے ہین خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہین واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم" اسپر چار ردّ کی طرف اشارہ فرما کر ارشاد کیا وہ ان سب سے قطع نظر دل چھیننے والی ادا تو یہ ہی کہ شیخ عبد الحق روایت کرتے ہین الخ قطع نظر اس سے کہ ملاجی کو ہنوز روایت و حکایت مین تمیز نہیں اس بے اصل حکایت سے استناد اور شیخ محقق قدس اللہ تعالی سرہ العزیز کی طرف اسناد کیسی جرأت و وقاحت ہی شیخ رحمہ اللہ تعالی نے مدارج شریف مین یون فرمایا ہی اینجا اشکال مے آرند کہ در بعض روایات آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من بندہ ام نمیدانم آنچہ در پس این دیوار است جوابش آنست کہ این سخن اصلے ندارد و روایت بدان صحیح نشدہ است کیون ملاجی کچھ آنکھین کھلین ایسا ہی لاتقربوا الصلاۃ پر عمل کروگے تو خوب چین سے رہوگے ع اُس آنکھ سے ڈریے جو خدا سے نہ ڈری آنکھ"۔ خامس وعشرین پھر فرمایا "امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہین لا اصل لہ یہ حکایت محض بے اصل ہی امام ابن حجر مکی نے افضل القری مین فرمایا لم یعرف لہ سند اسکے لیے کوئی سند نہ پہچانی گئی افسوس اُسی مونھ سے مقام مقام اعتقادیات بتانا احادیث صحاح بھی نامقبول ٹھہرانا اُسی مونھ مین نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم عظیم گھٹانے کو ایسی بے اصل حکایت سے سند لانا اور ملمع کاری کیلیے شیخ محقق کا

نام لکھ جانا جو صراحۃً فرما رہے ہین کہ اس حکایت کی جڑ نہ بنیاد آپ اسکے سوا کیا کیجے کہ

الیسون کی داد نہ فریاد "سادس و عشرین پھر فرمایا" اللہ اللہ نبی صلی اللہ تعالی

علیہ وسلم کے مناقب عظیمہ تو آپ فضائل سے نکلوا کر اس تنگنا مین داخل کرائین تاکہ صحیح

بخاری و مسلم کی حدیثین مردود بنائین اور حضور کی تنقیص شان مین یہ فراخی دکھائین کہ بے اصل

مقولے بے سند منقولے سب سما جائین ع حال ایمان کا معلوم ہے بس جانے دو سابع

و عشرین مسلمانو مسلمانو للہ ایک نظر انصاف گنگوہی صاحب کیا صاف فرما رہے

ہین کہ تمام مسلمان شیطان سے افضل ہین تو مؤلف سب عوام مین بسبب فضلیت کے

شیطان سے زیادہ نہین تو اسکے برابر تو بزعم خود علم غیب ثابت کرے دیکھو کیسے کھلے لفظون

گنگوہی صاحب شیطان کی علم غیب پر ایمان لا رہے ہین

اور وہ بھی اس دھڑلے سے کہ بھلا عام مسلمانون مین کوئی اسکے برابر علم غیب ثابت تو کر دے

براہین والے نے بزعم خود مخالف کا یہ زعم تراشا ہے کہ افضلیت موجب اعلمیت ہے اس بنا پر

کہتا ہے کہ اپنے اس زعم پر بربنائے افضلیت شیطان کے برابر تو علم غیب ثابت کرلے

علم غیب کا لفظ مؤلف کے کلام مین نہ تھا اور جو علم مؤلف نے ثابت کیا تھا اُسے براہین والا

خود نصوص سے ثابت مانتا اور اُسی کو علم غیب کہتا ہے اور واقعی وہ وہابیہ کے نزدیک علم

غیب ہی بلکہ بہت علوم غیب سے کرورون درجے زائد کہ اُنکے یہان ایک پیڑ کے پتون کی گنتی

جان لینا علم غیب ہی ایک جلسہ نکاح پر مطلع ہو جانا علم غیب ہی براہین صفحہ ۴۹ فقط مجلس نکاح

کے اعتقاد دلمی ہین کافر لکھا ہی تو علم محیط زمین تو لاکھون کرورون علم غیب کا مجموعہ ہوا گنگوہی

صاحب اسے فرماتے ہین کہ شیطان کو جتنا علم غیب ہی بھلا دوسرے مین ثابت تو کر دو کہیے اب

کیا خود آپ پر نہ لگا وہ جزئی حکم جو آپ نے اپنے فتاوے کے حصہ سوم صفحہ مین کہا اثبات

علم غیب غیر حق تعالی کو شرک صریح ہی مگر یہ کہیے کہ آپ کے یہان ابلیس غیر حق تعالی نہین آپکا

حق تعالی وہی ہے ثامن و عشرین واقعی بیچارے مسلمان آپکے شیطان کی برابری

کیا کر سکین جبکہ آپکے نزدیک اُنکے اور تمام جہان کے سردار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اُس کے

برابر نہین ہو سکتے اُسکے لیے علم غیب پر خود اپنے موتھ ایمان لاؤ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی

علیہ وسلم کے لیے جو علم غیب مانے اُسپر کفر وشرک کامونھ آتو دیکھو یہی حصہ ۳ صفحہ ۴۸ جو شخص
رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونے کا معتقد ہو سادات حنفیہ کے
نزدیک قطعاً مشرک وکافر ہے دُور کیون جائیے یہین نہ دیکھیے کہ شیطان کے لیے علم غیب
نصوص قطعیہ سے ثابت مانا اور وہی علم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیلیے ماننے پر
وہ حکم کہ شرک نہین تو کونسا ایمان کا حصہ ہے واقعی ایمانِ گنگوہی صاحب کے سب حصے تو
شیطان کے لیے ہو گئے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لیے کونسا حصہ رہتا کہ
اُنکا امام الطائفہ تقویۃ الایمان مین کہہ ہی گیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اور ون کو ماننا
محض خبط ہے جتنے پیغمبر آئے ہین سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہین کہ اللہ کے سوا کسی کو
نہ مانے اللہ نے فرمایا کسی کو میرے سوا نہ مانیو ظاہر ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم بھی اللہ کے سوا ہین پھر انھین کیونکر مانین بخلاف شیطان کہ وہ اُنکے یہان بین خدا
سے وہی اُنکا حق تعالی ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون تاسع و
عشرین ہر مسلمان جانتا ہے کہ علم غیب فضیلت ہے ولهذا وہ باری عزوجل کی صفات کریمہ
سے ہے گنگوہی صاحب نے بھر مونھ اُسے ابلیس کے لیے ثابت مانا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم سے سلب کیا تو یقیناً اس عظیم فضیلت مین ابلیس کو حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
سے صرف افضل بتایا بلکہ یہ فضیلت اُس ملعون کے لیے خاص مانی اور حضور انور صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کو اُس سے خالی ٹھہرایا اور کیا کافر کے سر پر سینگ ہوتے ہین صدق اللہ تعالے
واعمی ابصارهم ○ ومن کان فی هذه اعمی فهو فی الاخرة اعمی واضل سبیلا ○
اذناب یون بکتے ہین کہ اُنھون نے تو ذلیل و ناپاک علم شیطان کے لیے خاص کیے ہین نہ کہ
فضیلت والے اور خود گنگوہی صاحب فرما رہے ہین کہ مردود جھپر جھوٹ نہ باندھو مین گنگوہی
تو ایک اعلی درجہ کی فضیلت بلکہ خاص اللہ عزوجل کی جلیل صفت علم غیب کو ابلیس کیلیے ثابت
جانتا اور مسلمانون کے رسول محمد (صلی اللہ تعالی علیہ وسلم) کو اُس فضل عظیم سے خالی مانتا ہون
کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار ○ **ثلاثین** جناب تھانوی صاحب ظاہری
اور اُسکے بعد تمام علمائے دیوبند سے استغنا ہے اللہ عزوجل کو اگر ایک جانتے ہون تو اُسی ایک

واحد قہار کے لیے بتائیں کیا دیوبندی مذہب میں نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی نسبت
یہ عقیدہ کہ خود بخود آپ کو علم تھا بدون اطلاع حق تعالی کے کفر یقینی ہے کیا اگر کوئی شخص ایسے
عقیدہ والے کو کافر کہنے سے زبان روکے اور اس میں صرف اندیشۂ کفر مانے وہ کافر ہے
کیا اگر ایسا نہیں تو جو کہے شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے وہ مسلمان کی تکفیر کر کے کافر
یا گمراہ ہوا یا نہیں بینوا توجروا سوال کی ہر بات کا جواب دیجیے اور اُس میں اپنی طرف
سے تغیر و تصرف نہ کیجیے گنگوہی صاحب کے بہت جوابوں کی طرح ناقص و محرف نہ ہو
والسلام علی من اتبع الھدی اس علم محیط کے متعلق گنگوہی اور آپ تھانوی اور اسمٰعیل دہلوی
صاحب کی خوب خوب خبر گیری میرے رسالہ ادخال السنان رد دوم بسط البنان تھانوی
صاحب میں ہے جسمیں آپ سے ایکسو ساٹھ قاہر سوال ہیں نہیں سر وہابیہ پر ایکسو ساٹھ جبال
ہیں چھ سال ہوئے کہ آپ تھانوی صاحب ظاہری کے یہاں رجسٹری شدہ گیا ہے اور آجتک
بحمد اللہ تعالٰی لاجواب ہے اب آپ اپنے طلب تحقیق کے لباس میں اُسے ضرور بغور ملاحظہ کیجیے
والھادی ھو اللہ لا الٰہ سواہ آپ نے اس رسالہ کا کوئی جواب دیا ہو تو فوراً بھیجیے ورنہ

اُسکا نام و نشان ہی بتائیے کہ منگالوں

بحث دوم تکفیر نانوتوی صاحب

اے تھانوی صاحب باطنی عبارت تحذیر الناس کے متعلق آپ نے جو کچھ تقریر لکھی اولاً وہ
ناآگی ہے نہ آج کی بلکہ مدت ہوئی اُدھر والے پیش کر چکے اور میرے رسالہ وقعات السنان
رد اول بسط البنان نے گھر تک پہنچا دیا اس میں آپ تھانوی صاحب ظاہری سے ایکسو
بتیس قاہر سوال ہیں نہیں سارے دیوبندیہ کے سر پر ایکسو بتیس جبال ہیں یہ ادخال السنان
سے بھی پہلے رجسٹری شدہ پاس تھانوی صاحب کے پہنچ گیا ان شبہات کا کافی جواب اُس
سے دیکھیے یہاں اس تحریر باطنی کے متعلق جسقدر ہی وہی گزارش ہو گا ظاہری تھانوی صاحب
آپ اگر بحیثیت ظاہری اپنے باطنی روپ کو نہ دیں تو اسی روپ میں اگر دونوں رسالے مطبع

---

[1] گنگوہی صاحب کی عادت ہے کہ جہاں جواب میں دقت دیکھی سوال اُڑا گئے کہ اُنکے فتاوے میں بکثرت ایسے ناقص جواب
ملیں گے اور دوسرا کمال یہ ہے کہ مطلب کیلیے سوال کی کایا پلٹ کر لیتے ہیں سائل آم پوچھے آپ املی کہتے ہیں ۱۲

اہل سنت سے پھر منگا لیجیے اس رسالہ کا بھی آپ نے کوئی جواب دیا ہو تو بھجوائیے یا نام ہی بتائیے اتنا اجمالاً یہان بھی گزارش کہ ولید ایک کتاب مین لکھے کہ عوام کے خیال مین تو اللہ تعالی کا واحد ہونا بایں معنی ہی کہ اللہ اکیلا ہے تنہا خدا ہی مگر اہل فہم پر روشن کہ ایک یا اکیلے ہونے مین بالذات[1] کچھ فضیلت نہین نہ یہ مقام مدح مین ذکر کے قابل آدم بھی ایک ہے ابلیس بھی ایک ہی بلکہ معنی توحید یہ ہے کہ اللہ معبود بالذات ہی دوسرے اگر ہوتے بھی تو معبود بالعرض ہوتے اس سے تنہائی آپ ہی لازم آگئی پھر دوسرا خدا نہ ہونا قرآن و حدیث و تواتر و اجماع سے ثابت ہی اسکا منکر کافر ہوگا توحید اگر بایں معنے تجویز کی جائے جو مین نے عرض کیا تو اللہ کا واحد ہونا بندون ہی کی نظر سے خاص نہ ہوگا بلکہ بالفرض ازل مین بھی کہین اور کوئی خدا ہو جب بھی اللہ کا واحد ہونا بدستور باقی رہتا ہی بلکہ بالفرض اگر بعد ازل بھی کوئی خدا ایک دو یا دس بیس یا لاکھ دس لاکھ پیدا ہو جائین تو پھر بھی توحید الٰہی مین کوئی فرق نہ آئیگا" انتہی یہ مسلم موحد ہی یا مشرک کافر برتقدیر اول کیا مسلمان ایسی ہی توحید مانتے ہین جو اور خداؤن کی نافی و منافی نہ ہوئی اور اس معنی کو کہ اللہ ایک ہی جاہلون نافہمون کا خیال اور ناقابل مدح و خالی از کمال سمجھتے ہین برتقدیر ثانی وہ کیون کافر و مشرک ہوا حالانکہ اسنے دوسرے خدا نہ ہونیکے ساتھ الوہیت بالذات کو بھی ثابت کیا ہی اور دوسرا خدا نہ ہونے کو قرآن و حدیث و تواتر و اجماع امت سے ثابت کرکے اسکے منکر کو کافر بتایا ہی پھر تعجب ہی کہ تکفیر کس بنا پر ہی یہ کیا غضب ہی کہ متکلم اپنی مراد اپنا مطلب صاف صریح لفظون مین اپنی اسی کتاب مین اسی بحث مین اسی مسئلہ مین بیان کرتا ہی مگر اسکی کچھ شنوائی نہین ہوتی **ثانیاً** تحذیر الناس شاید آپ نے دیکھی نہین سُنی سُنائی کہدی کہ اُس مین یہ مضمون نہین اب دیکھیے شروع کلام اسی سے ہی کہ عوام کے خیال مین رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنے ہی کہ آپ سب مین آخر نبی ہین دیکھیے وہ معنی کہ ائمہ علما تابعین صحابہ سب نے سمجھے اور خود حضور اقدس علیہ السلام صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے انھین جاہلون نافہمون کا خیال بتایا **ثالثاً**

[1] بالذات کا شاخسانہ دونون مرتدون یعنی ولید اور جناب نانوتوی صاحب نے دھوکے دینے کو بڑھایا آگے تصریح کردی کہ یہ مقام مدح مین ذکر ہی کے قابل نہین کیا مقام مدح مین صرف ذاتی فضل مذکور ہوتے ہین کیا انبیائے سابقین کی مدح

نبوت ہو نہ ہوگی جو نانوتوی دھرم مین عرضی ہی ۱۲

صفحہ ۳ دیکھیے اس مین ایک تو خدا کی جانب نہ یاد گوئی کا وہم ہے آخر اس وصف مین اور شکل رنگ سکونت وغیرہ اوصاف مین جنھین فضائل مین کچھ دخل نہین کیا فرق ہی دوسرے رسول کی جانب نقصان قدر کا احتمال کیونکہ اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہین اور ایسے ویسے لوگون کے اس قسم کے احوال دیکھیے کیسی صحیح تصریح ہی کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا خاصہ عظیمہ خاتم النبیین بمعنے آخر الانبیا خود کوئی فضیلت ہونا درکنار اُسے فضیلت مین دخل تک نہین وہ کوئی کمال نہین بلکہ ایسے ویسون کے ذلیل احوال کی طرح ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ رابعًا اس سے اوپر متصلاً دیکھیے ہان اگر اس وصف کو اوصاف مدح مین سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجیے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی ہو سکتی ہی مگر مین جانتا ہون کہ اہل اسلام مین سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی دیکھیے صاف تصریح ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا یہ خاصہ جلیلہ مقام مدح مین ذکر کے قابل نہین کیا آجتک کسی مسلمان نے ایسا بکا ہی رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے ایسے وصف کریم کی ایسی تذلیل و تحقیر کوئی مسلمان کر سکتا ہی حاش للہ خامسًا مین نے یہان کفریات نانوتوی صاحب سے یہ بھی گنا تھا کہ حضور کے زمانے مین بلکہ حضور کے بعد بھی اگر کوئی نیا نبی مانا جائے تو خاتمیت مین خلل نہین الحمدللہ کہ آپ نے تحذیر الناس مین اسکے وجود سے انکار نہ کیا ملاحظہ ہو کہ یہ خاتم النبیین پر ایمانِ نانوتوی صاحب کا خاتمہ کر گیا ختم زمانی کے اس ریائی اقرار اور اُسکے منکر کے تصنعی اکفار کا پردہ اُتر گیا یا یون کہیے کہ اُس صفحہ ۱۱ کے ظاہری اسلام کو جو خود باقرار نانوتوی صاحب برائے نام تھا صفحہ ۳۴ کا یہ صریح کفر منسوخ کر گیا پچھلے کفر کو گزشتہ اسلام کیا مٹا سکتا ہے بلکہ یہ کفر ہی اُسے منسوخ کر گیا یہ تو بدیہی ہے کہ اس تقدیر پر کہ بعد زمانہ نبوی صلعم[1] بھی کوئی نبی پیدا ہو ختم زمانی باطل ہو جائیگا کہ وہ تو یہی تھا کہ آپ سب مین آخر نبی ہین (تحذیر صفحہ ۲) اور جب حضور کے بعد اور نبی پیدا ہو تو سب مین آخر نبی کب رہین گے کہ اُنسے آخر اور رہا غرض اس سے ختم زمانی کا انتفا بدیہی اور اُسکے انتفا سے نانوتوی صاحب کا ساختہ ختم ذاتی بھی ختم کہ اُسے ختم زمانی لازم تھا تحذیر صفحہ ۹ ختم نبوت بمعنی معروض کو تاخر زمانی

[1] یہ سوء ادب ہی ہم مسلمان لکھتے ہین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ۱۲ منہ

لازم ہے اور لازم کے انتفاسے ملزوم کا انتفا لازم تو نہ ختم زمانی رہا نہ ذاتی بچا سب فنا اور
خاتمیت بجا اُس مین کچھ خلل نہ آیا یہ کیسا شدید کفر ہے اور کتنی ڈھٹائی کے ساتھ دیوبندی تعصب
وعناد کے مارے ہوئے ہین تھانوی صاحب آپ تو اب طالب تحقیق ہین ضرور اسپر غور کرینگے
اور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے مقابل اُنکے بدگویون کی حمایت نہ لین گے
سادسًا یہان آپ اپنی سمجھ قاصر رہنے پر اللہ کو گواہ کر رہے ہین اس شدید قسم کی حاجت
نہ تھی اکابر دیوبند تو اسے سمجھے نہین آپ کیا سمجھئے۔ اب سمجھیے اور بلباس باطنی نہ سمجھ سکین
تو تھانوی صاحب ظاہری بنکر سمجھیے۔ تعدد امکان امکان تعدد نہین جیسے اجتماع امکانات
امکان اجتماع نہین حصول فردیت ہر تشخص سے ممکن اور تعدد محال بالذات ممکن کے وجود
وعدم دونون ہر وقت ممکن اور اجتماع محال بالذات ہر تضاد مین دونون ضدین ہمیشہ ممکن کہ
ممکن کبھی محال نہین ہوسکتا ورنہ انقلاب ہو لازم آئے اور اجتماع محال جو وقت لیجیے ممتنع ہو تا اور دن
دونون ممکن اور دونون ہون یہ محال اسکی نظیر شرعیات مین حل للازواج ہر عورت ہر نامحرم
کے لیے حلال اور اجتماع شرعًا محال تو اس امکان ذاتی سے امکان تعدد خاتم سمجھنا کیسا
باطل خیال اتنی نافہمی کے بعد اسکی کیا شکایت کہ سب اس عالم سے ایک ہی وقت مین تشریف
لیجائین تو سب خاتم ہونگے ایک بھی نہ ہوگا کہ خاتم کے معنی باقرار تحذیر الناس صفحہ ۲ یہ ہین کہ
سب مین آخر نبی جب دس مثلًا ایک ساتھ ہوئے تو سب مین آخر ایک بھی نہ ہوا سابعًا تعجب
تو یہ ہے کہ المعتمد المستند شریف کی عبارت صفحہ ۱۰۹ جسکا آپ نے پتا دیا خود اسی مین
اس شبہہ باطلہ کے کشف کی طرف ایما فرمادیا تھا کہ اما الذی اتی فلا یحتمل الا کفار
بل ھو ھنا صحیح وان بطل فی تعدد خاتم النبیین لان الآخر بالمعنی الموجود ھنا
لا یقبل الاشتراک عقلا وتمام تحقیقہ یطلب من فتاوٰنا کشف دیکھکر بھی نہ سمجھنا
وہی سمجھ کا قصور ہے جسپر آپ اللہ تعالی کو شاہد کر رہے ہین مگر یہ آپ پر الزام نہین دیوبندی
مکشوفین حتی کہ تھانوی صاحب ظاہری تک اُسکی سمجھ سے قاصر ہین پھر لباس باطن کی کیا شکایت

۱؎ جس چیز مین تعدد محال ہو اور علی سبیل البدلیۃ دو یا سو کا احتمال ہے وہان تعدد امکان تو ہوا یعنی متعدد احتمال
ممکن ہین مگر امکانِ تعدد نہ ممکن کہ مفروض یہ ہو کہ اُس شی مین تعدد محال ہو ۱۲ منہ ۲؎ یہان اول من دخل و آخر
من دخل کا قصہ پیش کرنا صریح بے ایمانی دو شخص اور و نکے بعد کہین داخل ہون تو یہ دونون اورون سے بعد ہوئے
ایک فرد سب کے بعد کوئی کہ نہ ہوا اور اگر ان دو کا مجموعہ لیجیے تو اول تو وہ اعتباری پھر وہ بھی واحد تو آخر واحد ہوئے ۱۲

ثامناً محض غلط ہے کہ دیوبندیہ امتناع بالغیر کے قائل ہین نرے زبانی نشہد انک رسول اللہ کا جواب واللہ یشہد ان المنفقین لکذبون ٥ ہوتا ہو وہ مکابر ہین آپ تو اب طالبِ تحقیق بنے ہین انصافاً غور کیجے ممکن بالذات کسی محال بالذات کے لزوم سے ممتنع بالغیر ہوگا یا ممکن بالذات کے۔ ممکن کے لزوم سے ممکن کا محال ہوجانا بداہۃً محال حضور اقدس خاتم النبیین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا ہونا بلاشبہ منافی خاتمیت ہی اور خاتمیت کا انتفا محال کہ اُس سے معاذ اللہ کلامِ الٰہی کا کذب لازم آئیگا قال اللہ تعالیٰ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور کذب الٰہی قطعاً محال بالذات تو اُسکے لزوم نے اسے محال بالغیر کردیا لیکن دیوبندیہ بلکہ سارے کے سارے وہابیہ کے نزدیک کذب الٰہی معاذ اللہ ممکن تو اُسکا لزوم اسے کیونکر ممتنع بالغیر کردیگا مسلمانون کے خوف سے اپنے کفر پر یہ وہ ڈالنے کو زبانی امتناع بالغیر رٹنا کیا مفید اب تو آپ کو مسلمانون اور دیوبندیون کا فرق کھل گیا تاسعاً انصافاً ملاحظہ ہو نانوتوی صاحب نے اُس دیوبندی ڈھول کی کھال تک نہ رکھی کہ امتناع بالغیر تھا تو اسی لیے کہ خاتمیت مین فرق آئیگا اور وہ فرماچکے تحذیر صفحہ ۳۴ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی مین کچھ فرق نہ آئیگا اب کہیے وہ امتناع بالغیر کس گھر سے لائین گے تو یہ ادعا کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہ ہوسکنے کے نانوتوی صاحب قائل ہین کیسی صریح ڈھٹائی ہے حاشا معاذ اللہ کہ کوئی مسلمان ان کفرون اور کفریون کا قائل ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا خاتم النبیین بمعنے آخر الانبیا ہونا (جیسے خود رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آج تک سب مسلمان سمجھ رہے ہین) جاہلون کا خیال ہی (تحذیر صفحہ ۲) نافہمی ہے صفحہ ۲ یہ وصف کچھ کوئی کمال ہے صفحہ ۳ نہ اسے اصلا فضیلت مین دخل صفحہ ۳ نہ وہ مدح مین ذکر کے قابل صفحہ ۳ آیت کے یہ معنی ہون تو خدا پر زیادہ گوئی کا وہم صفحہ ۳ قرآن کی عبارت بے ربط صفحہ ۳ بلکہ خاتمیت کے وہ معنی ہین کہ حضور کے بعد (ایک بلکہ لاکھ نبی) ہونے کو منع نہین کرتے صفحہ

ف یہان وہابیہ کی انتہائی حرکت مذبوحی یہ ہوسکتی ہے کہ حضور کے بعد نبوت جدیدہ کو نفی خاتمیت اور نفی خاتمیت کو کذب اور کذب کو نقص باری لازم اور یہ محال بالذات ہی تو وہ دونون محال بالغیر مگر یہ محض ہوس ہی اولاً گھری ڈھلائیگی کذب فرد نقص ہو اور عام کا محال بالذات ہونا اُسکے ہر فرد کو محال بالذات ہی کرتا ہی تو کذب محال بالذات ہوگیا نہ کہ انسان ولا انسان کا اجتماع النقیضین محال بالغیر ہو کہ عام محال بالذات ہی ثانیاً جھوٹے ہین کہ انکے نزدیک نقص باری محال بالذات ہی اُنکا امام کیروزی مین صاف ممکن مانتا اور ترفع و تنزہ کیلیے اُس سے بچنا بتاتا ہی ۱۲ منہ

وہ آپکے نزدیک بھی ثابت ہین یا نہین اگر نہین تو کیون کہا اس مین فضیلت نہین اور اگر ثابت ہین تو صاحبِ تحذیر مین اور آپ مین کیا اختلاف رہا ۱۲ تھانوی باطنی

بزرگوں (یعنی ائمہ و علما و تابعین و صحابہ بلکہ خود رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم) کا فہم
اس مضمون تک نہ پہنچا انھوں نے ٹھکانے کی بات نہ کہی اور طفل نادان (یعنی نانوتوی صاحب)
نے تیر مار لیا ٹھکانے کی بات کہدی صفحہ ۳۴ پھر ان موہمات کی کیا شکایت کہ حضور کی نبوت
کسی اور کا فیض نہیں صفحہ ۴ حضور کی نبوت قدیم ہی اور ونکی حادث صفحہ ۷ حضور کے کمالات
ذاتی ہین اور کسی نبی کا کوئی کمال ذاتی نہیں تیرک صفحہ ۲ - ہان نہین ہین اُنکے رنگ کفر کی
ایک اور ہی کہ حضور تو ہمیشہ نبی رہین گے لیکن اور انبیا کی نبوت فنا ہوگئی یا اب فنا ہو جائیگی
صفحہ ، کون مسلمان ایسی شیطنتین بک سکتا ہی مگر ہان یہ قاعدہ آپ نے بہت مفید باندھا کہ
جس امر مین فضیلت سمجھی جائے اُسے ثابت ماننا ضرور ہی اُسکے ثبوت کے لیے کسی ورود
وغیرہ کی ضرورت نہین یہی دلیل کافی ہے کہ وہ فضیلت ہی لہذا ثابت ہے الحمد للہ یہ قاعدہ
وہابیت و دیوبندیت کا خاتمہ کر دیگا فی الحال اتنا ہی بتائیے کہ زمین کی کتنی ہستی بعطائے الٰہی
عرش و فرش کے ذرے ذرے کو علم و سمع و بصر و قدرت حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم کا محیط ہونا آپکے نزدیک ثابت ہی یا نہین اگر نہین تو کیون کیا اس مین فضیلت نہین اور اگر
ثابت ہی تو گنگوہی صاحب رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے فضائل جلیلہ کے کاٹنے والے
ہوئے یا نہین جنکے لیے کرورون کرور درجے علم محیط زمین سے زائد علم ثابت ہی فقط مجالس کا علم
ماننے پر حکم شرک جڑ کر اپنی قبر کرورون شرکون سے پاٹنے والے ہوئے یا نہین - بلکہ وہ عظیم
احاطے جانے دیجیے صرف علم محیط زمین ہی لیجیے یہ کیا فضیلت نہین جسے خود گنگوہی صاحب
عطا سے تعبیر کرتے ہین پھر گنگوہی اُسپر ایمان سے کیون منحرف ہین اور کیون کہتے ہین کہ ثبوت
فعلی اسکا کہ عطا کیا ہی کس نص سے ہی کہ اُسپر عقیدہ کیا جائے اور کیون کہتے ہین کہ بدون حجت
ایسی بات کو عقیدہ کرنا موجب معصیت کا ہی افسوس کہ آپکا یہ باطنی لباس اُنکے وقت مین
نہ ہوا کہ اُنکی آنکھین کھولتا اور فضائل محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پر اُنھین ایمان
کی طرف بلاتا اگرچہ من یضلل اللہ فما لہ من ھاد ۔

بحث سوم صرف تکفیر فقہی اسمٰعیل دہلوی صاحب

کلام علمائے کرام سمجھنے کی لیاقت ہر ایک کہان سے لائے ۵

یہ مسئلہ چنداں دقیق بھی نہ تھا موضوع کتاب جاننے والے پر مخفی نہ رہتا جیسے آپ واقعی
طالب تحقیق ہوتے تو بعونہ تعالیٰ ادنیٰ تنبیہ میں سمجھ لیتے مگر تمام دیوبندیہ ایک تو بے علم دوسرے
کج فہم تیسرے متعصب چوتھے مکابر یہ ظلمٰت بعضہا فوق بعض و علی ابصارھم
غشاوۃ ہیں کہ اذا اخرج یدہ لم یکد یرٰھا احمق بلید اپنی بدفہمی سے کلامِ حق پر ایسا
اعتراض جانتا ہے جسے اعتقاد کر لیتا ہے کہ لاحل ہے جواب ناممکن ہے اور جب حق کا آفتاب
فکشفنا عنک غطاءک کی تجلیوں سے دمکتا ہوا سر پر آتا ہے اُس وقت آنکھیں کھلتیں
اور بدا لہم من اللہ ما لم یکونوا یحتسبون جلوہ فرماتا ہے اگر صرف بلادت بے تعصب
تھی تو ایمان لاتا ہے تذکروا فاذا ہم مبصرون ورنہ وہ آنکھیں کھلنا آنکھیں پھٹ کر رہ جانا
بنتا ہے فاذا ہی شاخصۃ ابصار الذین کفروا تھانوی صاحب دیوبندیہ کو اُن کے
حال پر چھوڑیے ذرھم یخوضوا ویلعبوا آپ طلب تحقیق کے لباس میں رہ کر سمجھیے دیکھیے
بعونہ تعالیٰ فیدمغہ فاذا ہو زاہق ابھی عیاں ہے وباللہ التوفیق۔ تسہیل فہم کیلیے
چند مقدمے تمہید کریں ادنیٰ عقل والا بحمدہ تعالیٰ اُنھیں سے فوراً سمجھ لیگا کہ دیوبندیہ جسے
لاحل اشکال سمجھ کر غل مچا رہے تھے وہ اُنھیں کے گلے کا غل تھا فہی الی الاذقان فہم
مقمحون ○ ہاں اسکا علاج کسی کے پاس نہیں کہ اغشینٰہم فہم لا یبصرون ○ وسواء
علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرہم لا یؤمنون ○ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب
ینقلبون ○ **مقدمہ ۱**۔ تاویل تین قسم ہے قریب بعید متعذر کما فی منتہی السؤل و فصول
البدائع وغیرہما ثالث حقیقۃً تاویل نہیں تحویل ہے باعتبار زعم مرتکب یا تجرید اُس پر بھی
اطلاق ہے قول علما لا یقبل التاویل فی الضروریات میں ضروریہی مراد کہ ضروری میں غیر متعذر
متعذر۔ یہی معنی تاویل متعین ہیں متعین ورنہ متعین نہ ہو ہاں متبین میں سب قسمیں ممکن **مقدمہ ۲**
جمہور فقہا کے نزدیک اکفار کو متبین کافی عامہ حنفیہ و مالکیہ و حنبلیہ اور بہت شافعیہ کا یہی
مسلک اور اکثر متکلمین و فقہائے محققین حنفیہ وغیرہم شارط تعیین منح الروض میں ہے علام
التکفیر مذہب المتکلمین والتکفیر مذہب الفقہاء فلا یتحد القائل بالنقیضین

فلا محذور لاجرم تاویل صحیح اگرچہ کتنی ہی بعید ہو متکلمین قبول کرینگے یہ ہے وہ کہ محققین
محتاطین نے فرمایا کہ ایک بات مین ننانوے پہلو کفر کے ہون اور ایک اسلام کا تو پہلوے
اسلام کو ترجیح دینگے یہ ہے وہ کہ سل السیوف الہندیہ[۱۳۱۲ھ] علی کفریات بابا النجدیہ اور حاشیہ
الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ[۱۳۱۲] مین فرمایا کہ جبتک ضعیف سا ضعیف احتمال
ملیگا حکم کفر جاری کرتے ڈرینگے انکے نزدیک تکفیر اور حکم بوقوع طلاق مین زمین آسمان کا
تفاوت ہے طلاق صریح مین خلاف ظاہر احتمال قاضی نہ سُنیگا نہ عورت مانیگی فانہا
کالقاضی کما فی الفتح والبحر وغیرہما ہان عنداللہ طلاق نہ ہوگی اگر اُس نے کسی اور
پہلوے محتمل کی نیت کی یہ ہے وہ کہ فتاوے مبارکہ مین ہدایہ سے تھا لانہ نوی ما یحتملہ لیکن
یہان یہ بھی حکم کفر نہ کرینگے بلکہ اگر اُس نے پہلوے کفر کی نیت کی تو عنداللہ کافر ہوگا ورنہ
کافر نہ کہین گے برعکس طلاق کہ اُس صورت مین عنداللہ طلاق نہ تھی اور حکم طلاق دیتے
درر و درر مین ہے اذا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب الکفر (ای احتمالات اھ ش) و
واحد یمنعہ فعلی المفتی المیل لما یمنعہ ثم لو نیتہ ذلک فمسلم والا لم ینفعہ حمل
المفتی علی خلافہ لیکن عامہ فقہا کے یہان اسکا وہی حکم مثل طلاق صریح ہے کہ معنی ظاہر پر
عمل اور احتمال بعید نامتقبل اور باطن مفوض بعلیم عزوجل حتی کہ امام ابن حجر باآنکہ بہت احتیاط
برتتے ہین اعلام مین فرماتے ہین الذی یتحرر انہ بالنسبۃ لقواعد الحنفیۃ والمالکیۃ
وتشدیداتہم یکفر عندہم مطلقا واما بالنسبۃ لقواعدنا وما عرف من کلام
ائمتنا فاللفظ ظاہر فی الکفر وعند ظہور اللفظ فیہ لا یحتاج الی نیتہ کما علم من
فروع کثیرۃ وان اوّل قبل منہ نیز فرماتے ہین عملنا بما دل علیہ لفظہ صریحا وقلنا
لہ انت حیث اطلقت ھذا اللفظ ولم تؤول کنت کافرا وان کنت لم تقصد
ذلک لانا انما نحکم بالکفر باعتبار الظاہر وقصدک وعدمہ انما ترتبط بہ الاحکام
باعتبار الباطن فاللفظ اذا کان محتملا لمعان فان کان فی بعضہا اظہر حمل علیہ
وکذا ان استووا ووجد لاحدہا مرجح والا فالارادۃ وعدمہا لا شغل لنا بہا مقدمہ
۳ — یہان سے ظاہر ہوا کہ لفظ صریح مین تاویل مقبول نہ ہونا متفق علیہ ہے مگر متکلمین کے طور پر

صریح سے مراد متعین کہ مراد متبین آور تاویل سے مراد متعذر کہ غیر متعذر اور فقہا کے طور پر صریح
متعین ومتبین کو شامل اور تاویل متعذر وبعید کو تو اگر کسی قول کفری پر یہ حکم کہ اس میں کوئی تاویل
کی جگہ ہی نہیں اگر بحث کلامی میں ہے تو مفاد تعین اور جگہ نہ ہونا نفس احتمال کی نفی کہ کوئی دوسرا
پہلو ہی نہیں اگرچہ بعید اور بحث فقہی میں ہے تو مفاد تبین اور جگہ نہ ہونا نفی محمل یعنی قابل قبول نہیں
خواہ ایسا احتمال ہی نہ ہو یا بعید ہو مقدمہ ۴ کفریت قول مطلقاً مذہب کلامی میں کفر قائل
نہیں کہ اسے تبین کافی اور اسے تعین درکار فتح القدیر وبحر الرائق ونہر الفائق ومنح الروض
میں ہے ذلک المعتقد فی نفسہ کفر فالقائل بہ قائل بما ہو کفر وان لم یکفر اسکے
مثل مجمع بحار الانوار میں ازہری سے دربارہ خلق قرآن منقول خود امام الدیابنہ گنگوہی صاحب
کے فتاوی حصہ اول صفحہ ۷۵ میں ہے ان افعال کو کفر ہی کہنا چاہیے مگر مسلم کے فعل کی تاویل
لازم ہے یہی وہ کہ سل السیوف وحواشی کوکبہ شہابیہ میں فرمایا کہ اقوال کا کلمہ کفر ہونا اور بات
اور قائل کو کافر مان لینا اور بات اور جب یہ استلزام نہیں تو وہ احتیاط کلامی کہ قائل سے
کف لسان کی حامی قول پر حکم میں درکار نہیں بلکہ اس میں یہی احتیاط ہے کہ اسکی خباثت
شناعت کفریت خوب آشکار کی جائے کہ عوام کی نگاہ میں کلمہ کفر ہلکا نہ ہونے پائے وھو
احد عوامل تشدیدات الفقہاء الکرام مقدمہ ۵ دیوبندیوں کی تکفیر مذہب کلامی پر ہے
والہذا علمائے کرام حرمین طیبین نے ارشاد فرمایا کہ انکے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے
لیکن کتاب مستطاب الکوکبۃ الشہابیہ کہ بحمدہ تعالیٰ پچیس برس سے جان وہابیہ وامام الوہابیہ پر
صاعقہ بار وشہاب افگن اور اب تک لاجواب ہے اور بعونہ تعالیٰ ہمیشہ لاجواب رہیگی اول تا آخر
اسکا موضوع بحث فقہی ہے صفحہ ۱ سے شروع جواب ان لفظوں سے ہی بلا شبہہ وہابیہ
اور انکے پیشوا پر حسب تصریحات جماہیر فقہا حکم کفر ثابت صفحہ ۶۲ پر ختم جواب میں یہ لفظ ہیں فرقہ
وہابیہ اور اسکے امام بلا شبہہ جماہیر فقہا کی تصریحات پر کافر تو ساری کتاب خالص بحث
فقہی پر ہے بالکل اخیر میں صرف اتنے لفظ مذہب کلامی پر ہیں کہ اگرچہ ہمارے نزدیک
مقام احتیاط میں اکفار سے کف لسان ماخوذ ومختار ومرضی ومناسب واللہ سبحٰنہ تعالیٰ اعلم
صفحہ ۶۱ میں تمام بحث وکلام کے ختم پر یہ حاشیہ ہی یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا اسکے

مذہب کلامی کا بیان ہے کہ لزوم و التزام میں فرق ہے ہم سکوت کریں گے انکے پیشوا کا حال

مثل یزید ہے کہ محتاطین نے اُسکی تکفیر سے سکوت کیا میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ طالبِ تحقیق پر ان مقدمات ہی[1] نے حق واضح کر دیا ہاں دیوبندیہ جنکو بدیہیات بھی نظریات بلکہ مجہول مطلق ہیں انھیں یوں سمجھائیے اگر سمجھ سکیں مگر حاشا انی لہم الذکریٰ وقد جاءھم رسول مبین ○ ثم تولوا عنہ وقالوا معلم مجنون ○ اُنکے لیے سمجھ کہاں اُنکے پاس تو حق واضح فرما دینے والے رسول (صلے اللہ تعالے علیہ وسلم) تشریف لائے پھر انھیں سے مونھ پھیر بیٹھے اور بولے یہ تو پڑھائے ہوئے مجنون ہیں پڑھائے ہوئے یوں کہ دیوبندی ظنّوں سے ملکر حضور کو اردو بولنا آگیا (دیکھو براہین قاطعہ طبع دوم صفحہ ۲۶) اور معاذ اللہ دوسرا لفظ مجنون یوں کہ جیسا علم غیب اُنکو ہے ایسا تو ہر مجنون کو حاصل ہے (دیکھو حفظ الایمان صفحہ ۷) بہرحال ہیں واضح کو واضح تر کر دوں اللہ عزوجل جسے چاہے گا نفع پہنچائیگا وباللہ التوفیق **اولاً** فتوائے مبارک اور پہلی عبارت تمہید الایمان میں تناقض سمجھنا تو وہ کمال دانشمندی ہے جس کے رد کو اُن مقدمات کی بھی حاجت نہیں دونوں عبارتو کے الفاظ ہی ہدایت کو بس تھے ذرا ایک نظر پھر دیکھ لیجیے فتوے میں مطلق صریح کا ذکر ہے یا کسی قسم خاص کا اور تمہید الایمان کی اسی عبارت میں یہ لفظ ہیں یا نہیں کہ صریح ناقابلِ تاویل **ثانیاً** صریح بیشک متعین و متبین دونوں کو شامل جسکا ثبوت فتوائے مبارکہ میں عبارات ہدایہ و فتح القدیر سے دیدیا گیا فتوے میں دونوں شقوں کا ذکر تھا تمہید ایمان خاص مسلک معتمد و مختار مذہب کلامی پر ہے (مقدمہ ۵) بحث کلامی میں صریح خاص بمعنی متعین اُسکے لیے دوسرا محمل ناممکن (مقدمہ ۳) اس صریح میں بیشک ادعائے تاویل مردود و جسپر شفا و شروح شفا سے تصریحات موجود اس سے مطلق صریح کا نافی احتمال یا ہر صریح میں ہر تاویل کا نامقبول و ہذیان سمجھ لینا اس لباس کا کام نہیں دوسرے لباس کا دیوبندی ہذیان ہے **ثالثاً**

---

[1] تحقیق انیق **اقول** وباللہ التوفیق یہاں تین چیزیں ہیں کلام تکلم متکلم ان میں سے جس کسی میں احتمال محمل قابل قبول پیدا ہو مانع تکفیر شخص ہوگا اگرچہ کفریت قول ثابت ہو کلام میں احتمال کی صورت تو وہی کہ مقدمہ ۲ میں گزری اور تکلم میں احتمال یہ کہ جسکی طرف وہ کلام منسوب ہو اُس سے اُسکے ثبوت میں تامل ہو تو کلام اگرچہ یقیناً جزماً کفر ہو اُس شخص کو کافر نہ کہیں گے کہ اُسکا تکلم ثابت نہیں اور متکلم میں احتمال یہ کہ اُس کلام کہ اُسکی صح توبہ و رجوع مسموع ہو یہ اگر یہ ثبوت قطعی ثابت ہو جب تو ظاہر کہ اُسکی تکفیر حرام بلکہ بفتوائے کثیر فقہا خود کفر اور ایسا ثبوت ہو کہ متردد کر دے جب بھی قائل کے بارے میں کف لسان درکار اگرچہ قول کفر صریح ناقابل تاویل ہو حدیث کا ارشاد ہے

عبارتؔ فتح القدیر وہدایہ دربارہ طلاق ہین وہی حکم تکفیر مین جاری کرنا اگر بطور متکلمین ہو صریح ہذیان ہے کہ فرق زمین وآسمان ہی (مقدمہ ۲) آور بطور فقہا مسلم اُنکے طور پر اسمٰعیل ضرور کافر عبارت صفحہ ۳۵ تمہید ایمان انکے مسلک پر نہین بلکہ دربارہ متعین ہی آور تکفیر سے سکوت بطور متکلمین بکشوفون سے کہیے ع گر فرق مذاہب نکنی زندیقی + رابعاً عبارتؔ صراط المستقیم دہلوی کی نسبت یہ لفظ کہ اُس مین کوئی تاویل کی جگہ بھی نہین تمہید ایمان مین ہے یا کوکبہ شہابیہ مین کوکبہ شہابیہ بحث کلامی مین ہی یا بحث فقہی مین (دیکھو مقدمہ ۵) بحث فقہی پر ضرور اُس مین کسی تاویل کی جگہ نہین کہ وہ تاویل بعید نہین سنتے (مقدمہ ۳) آور عبارت تمہید الایمان مین بحث کلامی ہی (مقدمہ ۵) وہان صریح وہ کہ متعین ہونا قابل تاویل وہ جسمین کوئی احتمال بعید بھی نہ ہو (مقدمہ ۳) دشنامی عبارت دہلوی مین تاویل کی جگہ نہ ہونا تو بحث فقہی سے لیا جائے اور ناقابل تاویل کو کفر نہ کہنے کا کفر ہونا بحث کلامی سے لیا جائے یہ دیوبندیہ کی کیسی صریح بے ایمانی ہی اگر بحث کلامی مثلاً تمہید ایمان مین ہوتا کہ دشنام دہلوی مین تاویل کی جگہ نہین یا بحث فقہی کوکبہ شہابیہ مین ہوتا کہ جو اُسپر تکفیر نہ کرے کافر ہی تو ہذیان دیابنہ کو جگہ ہوتی ولکن الوہابیۃ قوم لایعقلون **خامساً** کھلی گستاخی ناقابل تاویل ہونا اور قائل کا کافر ہونا دونون کا حاصل ایک ہی تو کوکبہ شہابیہ کی اس عبارت کا صریح مفاد اسمٰعیل کی تکفیر ہے تکفیر سے زائد اور مفاد کیا ہوگا اسمٰعیل کی صاف صریح تکفیر کوکبہ شہابیہ مین ایک نہین بکثرت جابجا ہی صفحہ ۱۰ بلاشبہہ وہابیہ کے پیشوا پر حکم کفر قائم صفحہ ۱۱ خود اپنے اقرار سے کھیٹ کافر صفحہ ۱۱ وہ ہیچ کافر ہے صفحہ ۱۵ کیونکر بالاجماع کافر ومرتد نہ ہوگا صفحہ ۱۸ یہ سب کافر ہین رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے الخ صفحہ ۴۱ خود کافر ہی صفحہ ۵۲ خود کافر ہے صفحہ ۶۲ بلاشبہہ مرتد کافر کیا ان کثیر تکفیرون کو کوئی عاقل یہ گمان کرسکتا ہے کہ حضرت مصنف علام نے اپنی طرف سے کین حاشا وہ اپنا مسلک تو ان سب کو لکھکر یہ فرمارہے ہین کہ ہمارے

البقیہ صفحہ گزشتہ کیف وقد قیل اور اگر نری افواہ بسیر ویا ایسی فیکون کے بعد اسکے بعض ہوا خواہون کا لکابرانہ ادعا ہو تو اسپر التفات نہ ہوگا فاحفظ ۱۲ منہ دام ظلہ **فائدہ** تقسیم تاویل کبھی یون کیجاتی ہی کہ دلیل سے ہو تو صحیح اور شبہہ سے تو فاسد اور بزور زبان تو استہزا ظاہر ہی کہ تاویل کی جگہ وہین کہین گے جہان صحیح ہو اور یہ کلاماً وفقہاً ہر طرح مقبول۔ فقہا تاویل فاسد قبول نہین کرتے مگر متکلمین بوجہ شبہہ اسے بھی مانع تکفیر جانتے ہین وملک حقیقۃً تاویل نہین کھیل اور تمسخر ہی یہ فقہا ومتکلمین کسی کے نزدیک مقبول نہین ایسا ہی کفر وہ ہی کہ جو اُسپر تکفیر نہ کرے کافر ہی والدہ اسکا تبیان مین جان پرزر قالی علی المواہب مقصد عبادات مین ان تینون صورتونکا بیان فرمایا کہ حمل الظاہر علی الحمل المرجوحہ انکان الدلیل فصحیح (باقی بر صفحہ آئندہ)

نزدیک کف لسان مناسب بلکہ یقیناً وہ سب بطور فقہا ہین جسپر سب مین پہلی عبارت شروع رسالہ اور سب مین بعد کی ختم رسالہ مین دو شاہد عدل ہین کہ دونون ہین اسے جماہیر فقہاے کرام کی طرف منسوب کیا ہی آغاز مین جتا دیا کہ کلام طور فقہی پر ہوگا آخر مین بتا دیا کہ کلام طور فقہی پر تھا تو بیچ مین جو کچھ ہے یقیناً طور فقہی پر ہی وہ لفظ بھی کہ کوئی تاویل کی جگہ بھی نہین اسی بیچ مین تھا اور انھین تکفیرون مین سے ایک تھا تو قطعاً انھین کی طرح طور فقہی پر تھا فانی تؤفکون ساری کتاب مسلک فقہی کے بیان مین ہی اپنا مختار صرف سطر اخیر مین بتایا ہے یہ جملہ بیچ وسط کتاب مین ہے وہان سے اسے توڑ کر سطر اخیر سے ملانا اور مسلک مختار مصنف پر ٹھہرانا کیسی صریح بے ایمانی ہی۔ خدا ایمان دے تو اتنا سمجھنا کچھ دشوار نہین کہ فقہا کے طور پر اُسکے کلام مین تاویل کی جگہ نہ تھی تو اُنکے طور پر جابجا اُسے کافر کہا اور سطر اخیر مین متکلمین کے طور پر تکفیر سے زبان روکی تو یہان اُسے ناقابل تاویل بھی نہ کہا پھر کہان اوندھے جاتے ہین ولکن الوھابیۃ قوم لا یفقھون سادساً یہ صریح سب و دشنام کے لفظ حکم کلمہ ہی اور بیشک وہ کلمہ ملعونہ ایسا ہی ہے کہ بحث فقہی ہی اور اُس مین صریح بلکہ متعین اور کفر قائل پر جزم محتاج متعین (مقدمہ ۴) سابعاً عہ قسمون سے اسے موکد فرمایا ہی کہ ان گالیون کی خبر رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی اُنھین ایذا پہنچی یہ بلاشبہہ حق ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر عرض اعمال ہے کہ تو دیوبندیہ بھی مقر ہین اور جو کلمہ اپنے صاف صریح متبین معنی پر گستاخی و دشنام ہو ضرور اُسے گالی ہی کہا جائیگا اور ضرور موجب ایذا ہوگا اگرچہ اپنے پہلو مین کوئی خفی بعید احتمال عدم دشنام رکھتا ہو مگر متعین ہرگز نہ ہوگا جب ہر ضعیف سا ضعیف بعید سا بعید احتمال بھی منتفی نہ ہو جائے یہ عدم تعین اس احتمال پر کہ شاید مراد قائل بعید وہ پہلوے ابعد ہو صرف بطور متکلمین مقام احتیاط مین اُسے تکفیر سے بچائیگا اُسکے ارادہ پر ہمکو جزم نہ دیگا نہ یہ کہ وہ گالی نہ رہے یا ایذا نہ دے بھلا اگر کوئی شخص جناب دہلوی و تھانوی صاحبان کو ایسا لفظ کہے تو کیا وہ اسے اچھا جان سکتے ہین یا اس سے

عہ اگر اس کلام مین آپ کے نزدیک تاویل [illegible] ۱۲ تھانوی [illegible]

(بقیہ صفحہ گزشتہ) او لشبھۃ فغاسد او لا لشیٔ فلعب لا تاویل تو کوکبہ شہابیہ کا ارشاد کہ اسمین کوئی تاویل کی جگہ بھی نہین اس کلمہ خبیثہ دہلوی کو قسم اول سے خارج کرتا ہی نہ یہ کہ قسم سوم مین داخل کرتا ہی جسمین تمہید ایمان کا کلام ہی تو ان عبارتون مین تناقض جاننا اور وہ ملعون شبہہ لانا صریح بے ایمانی ہی یہ جواب اسیقدر کافی تھا مگر حضرت مصنف سلمہ نے چاہا کہ خود کتاب مبارک

الکوکبۃ الشہابیہ اپنا مطلب ارشاد فرمائے لہذا یون تقریر فرمائی ۱۲ عبدہ المرتضی عنہ

کرتا ہو تو اپنا پرایا پہنچنے کیا لفظ کان تک آتے ہی ذہن کو اپنے ظاہر متبادر معنی کی طرف فوراً متوجہ نہیں اور جب وہ دشنام و قبیح ہیں تو کیا ایذا نہ دینگے قطعاً دینگے جسکا انکار نہ کریگا مگر مکابرہ ✢ تو واضح ہوا کہ گالی ہونا اور ایذا پانا تعیین پر موقوف نہ خاص معنی قبیح نیت قائل جاننے پر دلیل آئیے امام گنگوہی صاحب کی دیکھیے حصہ سوم صفحہ ۴۴ صنم یا بت وغیرہ الفاظ نوت اقدس میں لکھنے سے سوال تھا جواب میں تصریح کی کہ یہ الفاظ قبیحہ بولنے والا معانی ظاہرہ مراد نہیں رکھتا بلکہ معنی مجازی مقصود لیتا ہے پھر حکم یہ لگایا صفحہ ۴۵ - ان الفاظ میں گستاخی واذیت ظاہرہ ہے پس انکا بکنا کفر ہوگا یہان تو معلوم تھا کہ قائل کی نیت گستاخی نہیں پھر بھی اُسے گستاخی واذیت ہی ٹھہرایا اور حکم کفر لگایا جہان نیت کا علم نہ ہو مجرد احتمال لفظ گستاخی واذیت سے کیونکر خارج ہو جائیگا ثامناً آپ نے پانچ جگہ لکھا ہے کہ اعلیحضرت امام اہلسنت نے اس کلمہ مین اسمعیل کی نیت پر مطلع ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے کہ اُس نے وہی پہلو مراد لیا جو کفر ہے (۱) چہ جائیکہ متکلم کے مراد لینے کی خبر ہو (۲) آپکو تو قائل کی نیت کا علم بھی ہوا (۳) تاویل کی نہ آپکے نزدیک گنجائش نہ قائل نے مراد لی (۴) صاحب صراط مستقیم مین نہ احتمال کی گنجائش نہ وہ احتمال اُنکی مراد (۵) معانی کفریہ کا مراد ہونا آپکے نزدیک محقق و ثابت اور یہ بھی اسی پر مبنی ہے کہ انکے متکلمون نے گالیان ہی مراد لین تو یہ چھ افترا ہوئے آپ تو اب طالب تحقیق بنتے ہین طالب تحقیق کا یہ کام نہین کہ افترا کرے اور وہ بھی ایسے جیتے اور اتنی بار اور یون بر رُو۔ ہو نہ ہو آپکے اس لباس کو پردہ بنایا گیا اور یہ کشوفون کی باتین ہین کیا وہ کذابین و مکذبین رب العلمین کو بہ رسالہ مین کوئی حرف اس سفید جھوٹ کا دکھا سکتے ہین کہ فرمایا ہو ہمین اُسکی نیت کا علم ہو گیا کہ اُس نے معنی کفر مراد لیے ہین سبحن اللہ ایسا ہوتا تو یہی فرمایا جاتا کہ ہمارے نزدیک مقام احتیاط مین اکفار سے کف لسان مختار صفحہ ۶۲ یہی فرمایا جاتا ہم احتیاط برتین گے سکوت کرین گے جبتک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر کرتے ڈرین گے حاشیہ صفحہ ۶۱ یہی فرمایا جاتا کہ ہم براہ احتیاط تکفیر سے زبان روکین ایضا حاشیہ صفحہ ۶۱ یہی فرمایا جاتا ہمین اسمعیل دہلوی کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمین ہمارے نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جبتک وجہ کفر

آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کیلئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے فان الاسلام یعلو ولا یعلی تمہید ایمان صفحہ ۴۳ از سبحن السبوح صفحہ ۸۰ ایسا ہوتا تو دیوبندیہ یوہین روتے کہ ہائے ہائے امام الطائفہ کو کافر نہ کہا اذناب کی تکفیر کی انکی نہ کی اذناب کو اُنسے چھڑا لیا۔ رہے فقہا اُنکے حکم فرمانے کو دعوی اطلاع نیت سے کیا علاقہ کہ وہ ظاہر پر حکم فرماتے ہین نیت سے بحث نہین رکھتے (مقدمہ) البتہ جمہور متکلمین اور ان کے موافقین فقہائے محققین اگر تکفیر کرین گے تو یا احتمال نہ مانین گے معنی کفر مین متعین جانین گے یا اطلاع نیت کے بعد۔ یہ ہو وہ جو صفحہ ۳۳ تمہید ایمان مین ارشاد ہوا نیت نہ معلوم ہونے ہی کا تو سبب ہی کہ اپنا مسلک وہ ارشاد فرمایا کہ مقام احتیاط مین اکفار سے کف لسان ماخوذ کلام علمائے کرام سمجھنا عوام کو مشکل اور دیوبندیہ کو محال ہے ملاحظہ ہو کہ جہان بحث فقہی تھی بوجہ تبین بطور فقہا تکفیر لکھی اور نیت سے بحث نہ کی اور جب مسلک متکلمین و مختار ذکر فرمایا بوجہ عدم علم نیت تکفیر سے احتیاط کی تاسعاً طرفہ یہ کہ اول آپنے یہ تعریض کی پھر جابجا ایسے معنی مراد لے جو محتمل ہی نہ ہون حالانکہ یہ ساتوان افترا تھا کوکبہ شہابیہ مین کہین اسکا پتا نہین ابھی رابعاً مین ہمارا کلام یاد کیجیے اب یہان یہ مطلب ٹھہرایا اور صاحب مراد مستقیم مین نہ احتمال کی گنجائش نہ وہ احتمال انکی مراد ابھی سُن چکے کہ یہ افترائے محض ہے دونون قول دیوبندی خود گرمت ہین آپ فرمایئے کہ نفی گنجائش سے اگر اُسکا نفی احتمال مراد یعنی کوئی دوسرا احتمال ہی نہین تو یہ اشارہ کس طرف ہی کہ نہ وہ احتمال انکی مراد اور اگر نفی قبول مراد کہ دوسرے معنی محتمل تو ہین مگر مقبول نہین تو اسکے کیا معنی کہ ایسے معنے مراد لیے جو محتمل ہی نہ ہون کتنا کہہ رہا تھا کہ فتوائے مبارکہ و فرق تبین و تعین سمجھ مین نہ آئے تو انجہ وجے تھانوی صاحب ظاہری تک سے سمجھیے مگر آپ نہ سمجھے یا وہ بھی نہ سمجھے کہ سمجھا سکتے عاشراً آپ لکھتے ہین یہ تمام فقہا کا مذہب آپ ہی نے نقل فرمایا ہی کہ سو مین ایک احتمال بھی اسلام کا ہو تو مسلمان ہی کہین گے یہ دیوبندیہ کا آٹھوان افترا ہے بتایئے تو تمام کا لفظ کہان فرمایا ہی تمہید ایمان صفحہ ۴۳ کی عبارت خود اسی خط مین آپ اسقدر نقل کر چکے ہین کہ بلکہ فقہائے کرام نے فرمایا ہی یہ عبارت اُس کم مرتدین کے رد مین ہو کہ تھے مین

لکھا ہے جسمین ننانوے باتین کفر کی ہون الخ جن فقیہون نے یہ لکھا اُنھین کا مطلب بتایا
ہے کہ فقہائے کرام نے یہ فرمایا ہے نہ یہ کہ یہ تمام فقہا کا مذہب ہے۔ ملاحظہ کیجیے دیوبندیہ کو افترا مین
کتنی جرأت ہے تمہید الایمان شریف اسی بحث اسی بیان مین یہ لفظ تھے محققین فقہا کافر
نہین کہتے صفحہ ۳۵ ولکن الدیابنۃ لا یبصرون حادی عشر یہ افترا اُٹھا کر اُسپر تفریع
جمائی کہ پھر آپکا یہ فرمانا کہ جماہیر فقہائے کرام کی تصریحات پر یہ سب کے سب مرتد کافر ان سب پر
اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالتصریح توبہ اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھنا فرض احتمال کی صورت
مین فقہا یہ حکم کیسے دے سکتے ہین یہ نسبت تکفیر کی فقہا کی طرف محض غلط ہوگی ائمہ ثقات نے
مبتدعین اہل تاویل کی تکفیر مین سلف سے خلف تک ائمہ کا اختلاف نقل فرمایا منح الروض امام
ابن حجر کی عبارات اوپر گزرین امام قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی نے تاویل نہ ماننا اور اُنھین
کافر ہی جاننا جمہور سلف کا مذہب بتایا اور ایک جگہ اسی کو اکثر محدثین وفقہا ومتکلمین کیطرف
نسبت فرمایا شفا شریف مین فرماتے ہین اکثر اقوال السلف تکفیرہم وھو قول اکثر
المحدثین والفقہاء والمتکلمین اُسی مین ہے اختلف الفقہاء والمتکلمون فی
ذلک فمنہم من صوب التکفیر الذی قال بہ الجمہور من السلف آپ عدم تکفیر پر
اجماع فقہا تراش کر اُن کی طرف نسبت تکفیر غلط کرنا چاہتے ہین یہ باطنی تحقیق طلب کی حرکت
نہین اہل پردہ مکشوفین کی ہے ثانی عشر طرفہ بکف چرائی یہ کہ کوکبۂ شہابیہ سے یہ عبارت
نقل کر لائے کہ باجماع ائمہ توبہ اور از سر نو کلمۂ اسلام پڑھنا فرض اور نہ جانا کہ یہ حکم کس صورت
مین ہے کفر مختلف فیہ مین ہے کہ مافیہ خلاف یؤمر بالتوبۃ وتجدید النکاح درمختار و عالمگیری
بحر و نہر وغیرہا اور اختلاف ائمہ نہ ہوگا مگر جہان کوئی احتمال اسلام ہو کہ قطعی یقینی کافر قطعاً اجماعاً
کافر ہوگا تو ثابت ہوا کہ فقہا بحال احتمال بھی تکفیر کرتے ہین جسے دوسرے فریق نہین مانتے
ثالث عشر آگے لکھا اور اگر واقع مین کوئی احتمال نہین تو آپکی عدم تکفیر کی کیا وجہ ہوگی اور
اُنکی عدم تکفیر پر تکفیر نہ ہونے کی کیا وجہ ہوگی یہ نہ فقط امام اہل سنت بلکہ اکابر فقہائے کرام پر
چھاپا ظلم کون نہین جانتا کہ صدہا مسائل مین فقہا تکفیر مین مختلف ہوجاتے ہین ایک فریق کافر کہتا
ہے دوسرا مسلمان منح الروض وابن حجر وشفا شریف و درمختار وغیرہا کی عبارتین ابھی گزرین

اب ہر اختلاف مین دیکھیے کہ وہان احتمال اسلام ہے یا نہین اگر ہے تو آپکے نزدیک اجماع فقہا تھا کہ سو مین ایک احتمال بھی اسلام کا ہو تو مسلمان ہی کہین گے تو وہ بالاجماع مسلم ہوا اور ایک فریق فقہا نے اُسے کافر کہا تو اُس اجماع کا جسمین خود بھی شریک تھے خلاف کیا اور اجماعی مسلم کو کافر کہا ان کافر کہنے والون پر کیا حکم آیا اور اگر وہان احتمال اسلام نہین تو جس فریق نے مسلمان کہا اُس سے کہیے آپکی عدم تکفیر کی کیا وجہ ہوگی اور آپکی عدم تکفیر پر تکفیر نہ ہونے کی کیا وجہ ہوگی کہ آپ قطعی کافر کو مسلمان کہہ رہے ہین رابع عشر آپ کہتے ہین صاحب براہین و تحذیر و حفظ الایمان اپنی عبارت کا مطلب خود ہی بیان فرمائین مگر ان کا کفر قطعی صاحب براہین و تحذیر نے جیسا مطلب بیان کیا اُسکا حال بحث اول و دوم مین دیکھ چکے البتہ خود آپ صاحب خفض الایمان نے دس برس کامل ضربین کھا کر اپنے بیان مطلب مین سوا دو ورق کی مبسوط کتاب لکھی جسکا یہ چھوٹا سا نام بسط البنان لکف اللسان عن کاتب حفظ الایمان اُس مین اپنا مطلب خوب بیان کیا صفحہ ۲ پر بلا تاویل اپنا کفر مان لیا صفحہ ۳ پر بلا شبہ اپنے آپ کو خارج از اسلام کہہ لیا امام اہل سنت و علمائے حرمین طیبین نے تو جو ایسا مانے اُسے کافر کہا تھا آپ نے اپنے کفر پر اور بڑھ کر رجسٹری کی کہ فرمایا جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے مین اُس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہون وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی دیکھیے بلا اعتقاد اور اشارۃً دو تکفیرین آپ نے اور اضافہ کین آپ میرا رسالہ وقعات السنان اپنی حیثیت ظاہری سے لیکر دیکھیے مگر حسب وعدہ طالب تحقیق ہو کر پھر اگر آفتاب کی طرح روشن نہ ہوجائے کہ آپ تھانوی صاحب نے خفض الایمان مین کفر بکا اور بسط البنان مین ٹھنڈے جی سے اپنا کافر و خارج از اسلام ہونا قبول کر لیا تو میرا ذمہ خامس عشر آپ پوچھتے ہین متعین ہونیکی صورت کیا ہے جی ہی جو براہین قاطعہ گنگوہی و تحذیر الناس و خفض الایمان مین آپکے پیش نظر ہے کہ سولہ برس سے زیادہ گزرے دانتون پسینے آرہے ہین ایڑی چوٹی کے زور لگائے جارہے ہین اور کفر نہ ہلتا ہے نہ ٹلتا نہ اپنی عبارتون مین کوئی اسلام کا پہلو نکلتا صدق اللہ فبہت الذی

کفروا واللہ لا یھدی القوم الظلمین ؀ سادس عشر آپ عبارت صراط مستقیم کو پوچھتے ہین کہ اگر وہ متعین ہوتی تو آپ کس انداز سے اس عبارت کو ادا فرماتے جی اُسی طرز سے جیسے امام اہل سنت و تمام علمائے حرمین طیبین نے جناباں نانوتوی و گنگوہی اور انبیٹھوی صاحبان کی تکفیر فرمائی کہ وہ قطعاً یقیناً کافر مرتد مرتد اور جو اُنکو مسلمان جانے بلکہ اُنکے کفر مین شک ہی کرے وہ بھی کافر کافر خیر یہ سوال تو فضول تھا جس سے دیوبندیون کو اتنا فائدہ ضرور ہوا کہ جیسے الٰہی محمدی احکام انکے ان پچھلے امامون پر اللہ و رسول جل وعلا و صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے شہرون سے آئے اُسی رنگ کے اپنے امام اول دہلوی صاحب پر بھی سُن لین اگرچہ بصورت فرض و تقدیر کہ اگر اُسکی عبارت متعین ہوتی تو کس طرح کہتے مگر ستو بکشوفون کی سخت ڈھٹائی یہ ہے کہ جس شد و مد سے صراط مستقیم کی نسبت لکھا ہے کیا انھین مؤکد قسمون کے ساتھ ان کتب (براہین و تحذیر و حفظ الایمان) کی نسبت بھی لکھ سکتے ہین اگر آپ ایسی قسمین کھالین گے تب ثابت ہوگا کہ عبارات رسائل ثلثہ آپکے نزدیک متعین ہین سبحن اللہ تمام علمائے حرمین طیبین نے فرمایا کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر جو انکے کفر مین شک کرے خود کافر ہے سولہ برس سے شدید ضربین پڑتی رہین سارے کے سارے دیوبندیون کی کمیٹیان جڑین اور پہلوئے اسلام نہ نکلنا تھا نہ نکلا اور ابھی اُن عبارات کے متعین فی الکفر ہونے مین شبہہ ہی رہا شبہہ جب مٹے گا کہ ہم قسم کھا کر کہدین شاید بزدگیون نے یہ سمجھا ہو کہ وہ جو افترا جوڑ لیا تھا کہ امام اہلسنت نے دہلوی کی نیت معلوم ہوجانے کا دعویٰ فرمایا اور یہ دعویٰ وہان ناممکن تھا کہ لفظ مین کیسا ہی احتمال بعید ہو نیت غیب ہے وہی ذو امکانی شاید یہان بھی رہے گی اور اسپر قسم نہ ہو سکے گی کہ انکے متکلمین نے گالیان ہی مراد لین لہذا یہ فقرہ اس حلف مین بڑھایا اور نہ سمجھے کہ متعین مین دوسرا پہلو ہی نہین جسکی نیت کا احتمال ہو انکے متکلمین نے قطعاً یقیناً یہ ملعون الفاظ ہوش و حواس مین لکھے اُسوقت سوتے نہ تھے پاگل نہ تھے شراب پیے ہوئے نہ تھے تو یقیناً قصداً کہے اور جب وہ نہین مگر گالیان تو قطعاً یقیناً گالیان ہی مراد لین ہان ایک احتمال بعید رہیگا کہ گالیان دین تو عمداً مگر دل سے اُنکے معتقد نہ تھے محض بطور استہزا الکھین تو اعتقاد قلبی پھر غیب رہیگا مگر کیا یہ کفر قطعی یقینی

اجماعی سے بچا لے گا حاش للہ۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ولئن سألتہم لیقولن انما کنا نخوض
ونلعب قل اباللہ وآیٰتہ ورسولہ کنتم تستہزءون ○ لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم۔
خود دیوبندیہ کے امام گنگوہی کے فتاوی حصہ ۲ صفحہ ۲ میں ہے کلمہ کفر بولنا عمداً اگرچہ اعتقاد اسپر نہ ہو
کفر ہے بات یہ ہے کہ دیوبندیہ کفر بکتے بکتے تکفیر سنتے سنتے عادی ہوگئے ہیں سخت لفظ انھیں
کڑا لگتا ہے اور اسے نرم سمجھتے ہیں کہ تم کافر مرتد اور جو تمھارے کفر میں شک کرے وہ کافر مرتد
جب تو صراط مستقیم پر جو الفاظ ارشاد ہوئے اُنکو شدّ و مدّ و گرمجوشی سمجھے اور انکی نسبت جو یہ احکام
لکھے انکو ہلکا۔ حالانکہ ایمانی نگاہ میں یہ انتہا درجے کا سب سے سخت تر حکم ہے جس سے زیادہ
شدید نامتصور اسکے بعد اور کونسی سختی ہمارے ہاتھ میں رہ گئی جسے ادا کرتے بخلاف دہلوی
کہ اُسپر یہ اشد حکم قطعی اجماعی نہ تھا لہذا اُسکے کلمۂ خبیثہ ملعونہ کی جتنی ملعونی ظاہر ہوسکی اُسی پر
اکتفا کی سابع عشر پھر کہا اسکے بعد وجہ فرق پوچھی جائیگی عبارت صراط مستقیم متعین
کیوں نہیں یعنی اور عبارات براہین وتحذیر وحفظ الایمان کیوں متعین ہیں اُن عبارات کا متعین
ہونا تو ابھی ۱۴۔۱۵۔۱۶ میں ثابت کرچکا ہوں خود قائلین متعین سمجھے ہوئے ہیں کہ کوئی پہلوے
اسلام نہیں نکال سکتے اور خود آپ تھانوی صاحب نے تو صراحۃً اپنا کافر وخارج از اسلام
ہونا لکھدیا تحریری اقرار کفر چھاپ دیا صراط مستقیم کا نامتعین ہونا یوں کہ وہ اجلۂ اکابر بندگان
خدا کہ بفضلہ تعالی لا یخافون لومۃ لائم کے مصداق ہیں جو اُن مرتدین کے جیتے جی اُن کو
کافر و مرتد کہہ رہے ہیں اور مرتدین کو کچھ بن نہیں آتی کہ اپنا کفر اٹھائیں اُنھوں نے مُردہ دہلوی
کی تکفیر سے کف لسان فرمایا امام باقر رضی اللہ تعالی عنہ پر مولی عزوجل کی بیشمار رحمتیں کیا خوب
فرمایا کہ خوف زندوں کا ہوتا ہے کہ مُردوں کا فعل اللہ بہشام کذا وکذا اگر دہلوی کی بات
بھی متعین ہوتی تو اُس مرے ہوئے کا کیا خوف تھا کہ اُسکی تکفیر قطعی کلامی سے کف لسان
فرماتے ثامن عشر پھر کہا صراط مستقیم کی عبارت میں احتمال کیا ہے تاکہ دیکھا جائے کہ اس
قسم کا احتمال براہین تحذیر حفظ الایمان میں بھی ہے یا نہیں ای سبحن اللہ ہم سے پوچھکر انکی بگڑی
بنائیگا اُن بگڑوں سے آپ تو اپنی بگڑی بنی نہیں آور تو خاموش اور آپ تھانوی صاحب
خود اپنی تکفیر میں گرمجوش۔ بفرض محال اگر آپ خود یا احتمال فی الدہلوی ہم سے پوچھکر اُسکے

پاس پر کوئی احتمال انکی عبارتون مین نکال سکین تو وہ انکو کیا نفع دیگا وہ احتمال انکی مراد نہ ہونا
ظاہر ہو چکا کہ مراد ہوتا تو کبھی کے اُگل دیتے اب اُنکی طرف سے آپ نیت کرینگے یہ وہی
چاندپوری والی وکالت تھانوی ہو خاطر جمع رکھیے آپکی نیت سے وہ مسلمان نہ ہو سکین گے
ابھی تو در مختار سے سُن چکے کہ مفتی کا پہلو نکالا ہوا کافر کو نفع نہ دیگا نہ کہ آپ مفت ہی کا پہلو
نکالکر انھین مسلمان بنالین یہان سے ظاہر ہوا کہ دیوبندی عبارتین اگر بفرض غلط متعین
نہین تو اب اُنکے کفر مین متعین ہو گئین کہ اگر ان مین کوئی پہلوے اسلام انکی مراد ہوتا تو کب کے
بنا چکتے کس دن کے لیے اُٹھا رکھتے کذلك العذاب ولعذاب الاخرة اکبر لو کانوا
یعلمون اگر کہیے گنگوہی و نانوتوی سے کفر نہ اُٹھے مین تو خود تھانوی ہون تو جناب فرق حیثیت
رکھا ہے آپ سولہ برس تک عاجز آکر بسط البنان مین کچھ نہ بنا کر اب لباس باطنی مین اگر ہمسے
سیکھکر اپنی بگڑی بنا کر کیجیے مگر نجات پا سکتے ہین معہذا جب گنگوہی و نانوتوی کافر ہے اور وہ
ایسے کافر ہین کہ من شك الخ اور آپ اُنکو مسلمان بلکہ اپنا امام جانتے ہین تو آپ پھر کافر کے
کافر ہی رہے جف القلم بما ھو کائن **تاسع عشر** مین نے پہلے خط مین فتواے مبارکہ
کی نسبت گزارش کر دیا تھا کہ اسے غور سے سمجھیے خود سمجھ مین نہ آسکے تو اسے سمجھانیوالون سے
سمجھیے وہ بھی نہ سمجھین تو تھانوی صاحب سے سمجھیے وہ بھی نہ سمجھین تو اپنا اقرار عجز لکھین سمجھا دیا
جائیگا وباللہ التوفیق اب کھلا کہ وہ طالب تحقیق آپ ہی ہین کہ اس لباس مین تنزل کرکے نہایت
سلیم حلیم مستفید بنے ہین آپکی طلب تحقیق سے ظاہر یہ ہی کہ آپ تو اسپر کاربند ہوئے ہونگے ولہذا یہ ورق کا
جواب چوبیسوین دن آیا کہ کچھ دن آپ بحیثیت باطنی سمجھا اور جب یہ حیثیت تھانوی صاحب ظاہری کی بہت
تنزل کی ہی تو آپ سے اوپر اور اُنسے نیچے وسائط بھی ہونگے کچھ دن وہ سمجھانیوالے سمجھے جب کسی کی سمجھ نے کام نہ دیا
پھر حیثیت ظاہری کی طرف رجوع ہو کر تھانہ بھون سے استعانت بالغیر کیگئی اب کچھ دنون آپنے اس حیثیت
ظاہری مین غور کیا اور نتیجہ یہ دیا کہ خاک نہ سمجھے۔ بے علم آدمی کہ تبین تعین کے لفظ سُنے ہوئے ہو
فتواے مبارکہ کو دیکھکر کہیگا یہ کیا ایسا دقیق ہے کہ دیوبندیون مین کوئی نہ سمجھا ولہذا امر سوم
ملکا یہ کچھ نافہمیون کی داد دی اور اس خط مین نہ سمجھنے کا آپنے دو بار اقرار بھی کر دیا ایک
بلکہ یہ اعتراض اب معلوم ہوا کہ آپ پر بہت دنون سے کیا گیا ہو آپ نے یا آپ کے کسی

معتقد نے اگر اسکا کوئی جواب تحریر فرمایا ہو تو مطلع فرمایئے آپکو کیسے معلوم ہوا اُس فتوے ہی سے تو معلوم ہوا پھر کیا اُس مین خالی سوال تھا جواب نہ تھا جواب سمجھے ہی نہین کہ مطلع فرمانا مانگ رہے ہین دوسرے یہ صاف تر کہ میرے جواب مین فتوی نقل فرمانا میری سمجھ ہی مین نہین آتا کہ اسکا کیا مطلب ہی خط بھر مین یہ فدیصدق صاف ہی اس بحث سوم مین یہ جو کچھ فقیر نے لکھا اُسی فتوائے مبارکہ کی شرح ہی آپ اس لباس مین طالب تحقیق بنتے ہین تو انشاء اللہ تعالی اب ضرور سمجھ جائین گے عشر مین اخیر گزارش یہ ہی کہ ایک طالب تحقیق کو ہار جیت یا الزام سے کیا کام آپ بحیثیت باطنی اپنی عاقبت کی فکر کرین صراط مستقیم کی اُس عبارت مین انصاف انصاف سے آپکو کیا معلوم ہوتا ہی اُس مین حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی توہین ہے یا نہین اگر ہے اور متعین ہی تو آپ اُسے کافر قطعی کہیے یا متبین ہی تو بحکم فقہائے کرام کافر کہیے اور اصلا توہین نہین تو جو الفاظ ملعونہ اُس نے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان ارفع واعلی مین بکے اُنسے ہزارون درجے ہلکے امتحان کیلیے کوکبہ شہابیہ شریف صفحہ ۳۳ مین ارشاد ہوئے ہین وہ تمام الفاظ بے پھیر پھار صاف صاف اسمعیل دہلوی و قاسم نانوتوی و رشید احمد گنگوہی کی نسبت آپ خود چھاپیے اور ان سب اور اشرفعلی تھانوی کُل کی نسبت مرتضی حسن وغیرہ معتقدین سے نام بنام چھپوا دیجیے جسمین کسی طرح اُنکے لکھنے سے انکار یا اعتذار کی بو نہ پیدا ہو جسطرح صراط مستقیم مین محبوب رب العلمین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی شان مین نہایت کشادہ پیشانی سے لکھے آپ تحقیق طلب ہین تو کلیجے پر ہاتھ دھر کر دیکھیے کیا آپ وہ الفاظ اُن اشخاص کی نسبت چھاپنا گوارا کرینگے اور اُنکی توہین نہ سمجھین گے ضرور ضرور سمجھین گے پھر کیا ایمان ہی کہ چند اشرار کی نسبت اتنے ہلکے الفاظ توہین ٹھہرین اور اُنسے بدرجہا بدتر الفاظ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی شان ارفع مین توہین نہ قرار پائین کیا اسیکا نام اسلام ہی کیا یہی غلامی سرکار سید الانام ہی ہاللہ قادر مطلق ہدایت دے تو طالب تحقیق کو صرف اتنی ہی بات حق سمجھا دینے کیلیے کافی ہی کہ دہلوی کیسا تھا اور سارے دیوبندی کہ اُسکی وہ کچھ دشنامین شان رسالت مین سنکر دشنامی کو اپنا امام و پیشوا مان رہے ہین کیسے ہین لبئس المولیٰ ولبئس العشیر واللہ مولٰنا فنعم المولی و نعم النصیر

تذلیل جلیل الحمد للہ تھانوی صاحب آپکے خط مین کوئی حرف جواب طلب رہا آپنے
اہلسنت پر تہمت تناقض رکھی تھی اسکا بطلان تو آپ پر واضح ہولیا اب مین آپکو دکھانا
چاہتا ہون کہ تناقض کیسا ہوتا ہی تناقضون کی بہار دیکھنی ہو تو جناب گنگوہی صاحب کا فتاوی
دیکھیے اہلی کھلے ملین گے مین انہین سے صرف ایک مسئلہ مین انکے تناقض گناؤن اور اسمین
بڑا مقصود اور ہی - وہ کیا - وہ یہ کہ آپ تو اب طالب تحقیق بنتے ہین کسی کی رو رعایت نہ کرینگے گنگوہی
صاحب نے ایک فتوے مین تو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب و قاسم نانوتوی کو کفر سے بچایا ہی جہان
سائل نے صاف انکے نام لکھدیے تھے لیکن گنگوہی کثیر فتوون نے انکو اور نیز انکے اور انکے
پیر و مرشد جناب حاجی امداد اللہ صاحب کو کافر مشرک ٹھہرایا ہو اور یہی گنگوہی صاحب فقط
گنگوہی صاحب سب دیوبندیہ نہ صرف دیوبندیہ سب وہابیہ کا اصل مذہب ہے ملاحظہ ہو۔

گنگوہی فتاوے کا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب و قاسم نانوتوی صاحب اور خود اپنے پیر جناب حاجی امداد اللہ صاحب کو کافر مشرک ٹھہرانا

فتاوے گنگوہی حصہ ۳ صفحہ ۵ امین سوال تھا پڑھنا اُن اشعار کا جنمین استعانت بغیر اللہ ہو
کیسا ہی مثلاً یہ شعر ع یا رسول اللہ انظر حالنا ٭ یا نبی اللہ اسمع قالنا ٭ اننی فی بحر ہم
مغرق ٭ خذ یدی سہل لنا اشکالنا ٭ شاید اشعار مولنا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی و مولنا
محمد قاسم کے بھی متضمن اشعار استمداد یہ ہین پس یہ اشعار جائز ہین یا شرک اور ایسے مصنفون کے
حق مین کیا کہا جائے ان اشعار کا پڑھنا اس ملک مین بہت رائج ہی ایسے بحث کرنیوالے کو منکر حضور
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم بتاتے ہین مساجد اور خانقاہون مین روبرو علما و مشائخ کے پڑھے جاتے
ہین کوئی عالم یا شیخ کہ بعض حضرات ان مین خوش عقیدہ و دیندار بھی ہوتے ہین کچھ تعرض نہین کرتا
اھ ملخصاً سوال کے مضامین یاد رکھیے (۱) استعانت بغیر اللہ غیر خدا سے مدد مانگنا (۲) ان اشعار
مین یہ کہ یا رسول اللہ حضور ہمارے حال پر نظر فرمائین یا نبی اللہ حضور ہماری عرض سُنین ہماری
دستگیری فرمائین ہماری مشکلین آسان فرمائین (۳) ان اشعار کا عام مجالس و مجامع مین
پڑھنے کا رواج کثیر ہونا کسی عالم کا انکار نہ کرنا (۴) عام مسلمین کا انکو عین دین سمجھنا بحث کرنیوالے کو
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا منکر جاننا۔ اب گنگوہی جواب سُنیے ندا غیر اللہ کو کرنا دور سے

شرک حقیقی جب ہوتا ہی کہ انکو عالم سامع مستقل عقیدہ کرے اشعار بزرگان فی حد ذاتہ نہ شرک
نہ معصیت ہان بوجہ موہم ہونیکے مجامع مین کہنا مکروہ ہی کہ عوام کو ضرر ہے اور فی حد ذاتہ
ایہام بھی ہے لہذا نہ ایسے اشعار کا پڑھنا منع نہ مولف پر طعن ہوسکتا ہی اور کراہت موہم
ہونیکی بوجہ غلبہ محبت منجبر ہو جاتی ہی مگر ایسی طرح پڑھنا کہ اندیشہ عوام کا ہو بندہ پسند نہین کرتا
گو اسکو معصیت بھی نہین کہہ سکتا اھ مختصراً جواب کے احکام یاد رکھیے **حکم اول** ان اشعار
مین خود نہ شرک نہ گناہ نہ انکے مضمون پر کچھ طعن **حکم دوم** انکا پڑھنا منع نہین **حکم سوم**
موہم ضرور ہین اس سبب سے مجمع مین کراہت ہی مگر غلبہ محبت سے اُسکی تلافی ہو جاتی ہی **حکم چہارم**
انسے عوام کو ضرر ہی اسلئے مجمع مین پڑھنا مجھے پسند نہین مگر اسکو بھی معصیت نہین کہہ سکتا اب دیکھیے
یہان جو انہون کے نام انہون نے کام تھے کیا ہتھیار ڈالے ہین کہ (۱) غیر خدا کو دفع مصیبت
کیلیے پکارنا جیسا کہ اشعار سے واضح ہی (۲) خود غیر خدا سے کہنا کہ ہماری دستگیری کرو ہماری
مشکلین آسان کرو شرک و کفر درکنار خود مکروہ تنزیہی بھی نہین (۳) صرف مجمع مین بخیال عوام
کراہت ہی اُسے بھی غلبہ محبت کی خوبی نے دبا دیا (۴) اگرچہ رواج کی وہ کثرت اور بزعم وہابیہ
فساد عقیدہ عوام کی وہ حالت جو سائل نے لکھی کہ بحث کرنیوالے کو کافر جانتے ہین پھر بھی مجمع عوام مین
پڑھنا معصیت تک نہین ہوسکتا اب اصل ولی فتاوی دیکھیے **تناقض ۱** حصہ ۱ صفحہ ۳ مشابہ بشرک ہی
کہ غیر اللہ تعالی سے طلب حاجات ہی معصیت سے خالی نہ ہوگا **تناقض ۲** ایضاً بعد چار سطر موہم
الفاظ کا پڑھنا معصیت ہی **تناقض ۳** صفحہ ۳۲. اگر عالم الغیب متصرف مستقل جانکر کہتا ہی تو خود
شرک محض ہی اور جو یہ عقیدہ نہین تو بھی ناجائز ہے **تناقض ۴**. ایضاً بعد یک سطر جو لفظ موہم معنی
شرک ہو اُسکا بولنا بھی ناروا ہی لقولہ تعالی لا تقولوا راعنا صحابہ کی نیت مین معنی صحیح نہ تھے مگر
بسبب مشابہت اور موہم معنی قبیح کے ممنوع ہو گئے پھر عوام اس سے کفر و شرک و گناہ مین مبتلا ہوتے ہین
تناقض ۵. صفحہ ۵۱ نداے غیر بدون عقیدہ شرکیہ گناہ ہی اُس فتوے میں براہ کمال چالاکی وہ
الفاظ کہ ہماری دستگیری کرو ہماری مشکلیں آسان کرو اڑا کر صرف نداے غیر رکھی اور اُسے بے عقیدہ
شرکیہ خالص مباح بنایا اور یہان ول مین یہ کہ یون بھی گناہ ہی **تناقض ۶** صفحہ ۸۵ موہم شرک ہین منع
ہین **تناقض** حصہ ۳ صفحہ ۹ درست نہین کہ ظاہر اسکا موہم شرک کا ہی **تناقض ۸** صفحہ ۳۳ ممنوع ہی

سم قاتل بعوام سپردن ہست کہ صدہا مردم بفساد عقیدہ شرکیہ مبتلا شوند و موجب ہلاکت ایشان
گردد یہ مسلمانون کو زہر قاتل دینا وہان کیسے ٹھنڈے جی سے حلال کیا تناقض ۹ پھر
بھی یہانتک تو یہی الفاظ تھے کہ معصیت سے خالی نہین معصیت ناجائز ناروا گناہ شنیع ہی
درست نہین کہ مکروہ تحریمی تک صادق آسکتے تھے آگے چلکر خاص حرام ہو گیا حصہ ا صفحہ ۱۱۱
چونکہ بظاہر موہم شرک ہین اسلیئے پڑھنے والے انکے مجلس عوام مین گناہگار ہوتے ہین لہذا پڑھنا
انکا حرام ہی تناقض ۱۰ ا صفحہ ۱۸ وجہ فسق کی احتمال فساد عقیدہ عوام اور لسنے اوپر تہمت
شرک رکھنا ہی ظرفہ یہ کہ اُسی پہلے استفتا کا دوبارہ جواب ہی بیان جو جناب شاہ صاحب و
قاسم صاحب کے باعث ع پتھر کے تلے دبا تھا داہن + آپ با دل ناخواستہ زبان چبا
چبا کر انکھی بولے سائل نہ سمجھا یا اُس نے براہ شرارت آپکو چھیڑنے اور کچھ اُگلوا اُنکو اُچھونے
کیلیے مکرر پوچھا تھا کہ مجھکو بصراحت معلوم نہ ہوا کہ آپ نے کیا ارشاد کیا اُسکا صفحہ ۱۸ پر یہ جواب دیا
کہ فساد عقیدہ عوام کا احتمال بھی ہو تو مجمع مین پڑھنا فسق اور اوپر ایک ہی صفحہ پہلے اسی
سوال کے جواب مین احتمال در کنار وہ کچھ فساد موجود دیکھکر بھی یہ تھا کہ بندہ معصیت نہین کہہ سکتا
یعنی گناہ تو نہین مگر فسق ضرور ہے حافظہ نباشد تناقض ۱۱ ۔ اب حرام سے بھی اونچے
چلکر بدعت و ضلال و اضلال لیتے ہین حصہ ا صفحہ ۱۰۸ ۔ اگرچہ بتاویل صحیح شرک نہین مگر منجر
بشرک اور باعث فساد عقیدہ عوام ہی تو یہ امر بھی بدعت و اضلال و گناہ سے خالی نہین ۔
تناقض ۱۲ ۔ ۱ہ تو خالی نہین سے ہی چلتے ہین آگے چلکر کھلتے ہین اول گناہ مین بھی
اتنا ہی کہا تھا کہ معصیت سے خالی نہ ہو گا رفتہ رفتہ حرام ہو گیا یہان بھی دیکھیے درود تاج
شریف مین جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دافع البلا کہا اُس پر یہ غیظ ہے
حصہ ۳ صفحہ ۳۴ ورد ساختن بدعت ضلالت ست سبحن اللہ یہ کہنا کہ یا رسول اللہ حضور ہماری
مشکلین آسان فرمائین مباح خالص اور یہ کہنا کہ حضور دافع البلا ہین بدعت و گمراہی
تناقض ۱۳ ۔ اب بدعت سے بھی بڑھکر خاص اندر کے دل کی کھلتی ہی شرک و کفر کی ڈھلتی
ہے حصہ ا صفحہ ۳۹ صاحب قبر سے کہو کہ تم میرا کام کر دو یہ شرک ہی خواہ قبر کے پاس کے خواہ
دور تناقض ۱۴ ۔ صفحہ ۳۲ استمداد کر کے کہا ای صاحب قبر میرا کام کر دے یہ حرام اور

شرک بالاتفاق ہے تناقض ۱۵ ص ۱۹ وہ استعانت جو کفر ہے وہ یہ ہے کہ تم میرا کام کردو
سہل لینا اسکا لینا مین بھی تو تھا مگر وہان اپنون کے نام سوال مین شامل تھے وہ کفر
حلال و مباح ہو گیا تناقض ۱۶ ص ۴۴ پر شاعر جو نعت اقدس مین لفظ صنم یا بُت یا آشوب
ترک یا فتنہ عرب باندھتے ہین اسکا سوال تھا۔ یہ لوگ وہابی ہوتے ہین نہ اُنکے اپنے
لہذا ایمان گنگوہی جولانیان دیکھیے خود کہا کہ یہ الفاظ قبیحہ بولنے والا معنی حقیقیہ ظاہرہ
مراد نہین رکھتا بلکہ معنی مجازی مقصود لیتا ہے مگر ایہام گستاخی سے خالی نہین اور آخر حکم
یہ جڑا کہ پس انکا بکنا کفر ملاحظہ ہو وہی ایہام وہان تھا وہی یہان۔ وہان تو مباح خالص
تھا حتی کہ عوام کی مجلسون مین بھی اُسکے پڑھنے کو معصیت کہنا بھی نا ممکن تھا بلکہ غلبہ
محبت نے کراہت تک کھو دی تھی یہ یون کہ اپنون کا قدم درمیان تھا یہان وہی ایہام کا
لفظ نہ پیش عوام بلکہ سرے سے کہنا ہی کفر ہو گیا غلبہ محبت نے بھی کام نہ دیا یون کہ یہ
نعت گویون کا معاملہ تھا غرض کفر و شرک و حرام سب اپنے گھر کے ہین اُسی بات پر اپنون کو
معصیت سے بھی بچا لیا اُسی پر اَورون کے لیے معصیت چھوڑ کفر پھینٹا دیا مگر قرآن عظیم
سے نہ سنا اَکُفَّارُکُمْ خَیْرٌ مِّنْ اُولٰئِکُمْ اَمْ لَکُمْ بَرَآءَۃٌ فِی الزُّبُرِ ○ کیا تمہارے کافر
کچھ انسے بھلے ہین کہ انپر جو حکم ہوا انپر نہ ہو یا تمہارے لیے کتابون مین آزادی لکھی ہے کہ تمہارون
کو کفر بھی حلال۔ آپنے دیکھا تناقض ایسے ہوتے ہین اور وہ بھی غلطی سے نہین بلکہ کمال
بد دیانتی سے کہ اپنون کی خاطر یقولون بافواہہم ما لیس فی قلوبہم (۱۷) دیوبندیہ نے
امام اہل سنت پر تو جیتا طوفان جوڑا تھا کہ اسمعیل کی نیت کا حال معلوم ہونیکا دعوی فرمایا
گنگوہی صاحب کی دیکھیے صاف بتا رہے ہین کہ نعت گویون کی نیت ہمین معلوم ہے معنی حقیقی
کہ کفر ہین اُنکے مراد نہین مجازی مقصود ہین پھر بھی حکم یہی ہے کہ کافر ہین (۱۸) تناقض وغیرہ
تو بالائے طاق رہے گنگوہی فتوون پر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب و جناب حاجی امداد اللہ صاحب
اور گنگوہیون کو ساتھ کے گھن قاسم نانوتوی صاحب کے کفرون کی خبر لیجیے حضرت شاہ
صاحب اپنے قصیدہ اطیب النغم کی شرح و ترجمہ مین لکھتے ہین فصل یازدہم در ابتہال
بجناب آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ای بہترین عطا کنندہ و ای بہترین کسی کہ امید داشتہ شود

برائے انالۂ مصیبتے تو پناہ دہندہ منی از ہجوم مصیبت وقتے کہ خلاند در دل بدترین چنگال
اسی مین ہے ذکر بعض حوادث زمان کہ دران حوادث لابدست از استمداد بروح آنحضرت
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم بھی شاہ صاحب اپنے قصیدہ ہمزیہ کی شرح و ترجمہ مین فرماتے ہین
فصل ششم در مخاطبۂ جناب عالی علیہ افضل الصلوٰت والتسلیمات ندا کند زار و خوار شدہ بتنگی
دل و بہ پناہ گرفتن کہ ای رسول خدا عطاے ترا میخواہم روز فیصل کردن وقتیکہ فرود آید کار عظیم
در غایت تاریکی پس توئی پناہ از ہر بلا بسوی تست روآوردن من بہ تست پناہ گرفتن من و در
امید داشتن من یہ وہی واقع البلا ہی جسکے سبب درود تاج پر وہ حکم چلا ہی اسی مین ہی نیست
ہیچ تشنہ کہ سوزش سینہ دارد دل وی مگر رجوع می کند از عطاے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم بسیرابی جناب حاجی امداد اللہ صاحب ؎

کروڑوں سے منور ہے مری آنکھوں کو نورانی	اب مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ
اگرچہ نیک ہون یا بد تمہارا ہو چکا ہون مین	بس اب چاہو ہنساؤ یا رلاؤ یا رسول اللہ
پھنسا ہون بیطرح گرداب غم مین ناخدا ہو کر	مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ
جہاز امت کا حق نے کر دیا ہی آپکے ہاتھوں	بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ
پھنسا کر اپنے دام عشق مین امداد عاجز کو	بس اب قید دو عالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ

نانوتوی صاحب ؎

اگر جواب دیا بیکسوں کو تو نے بھی	تو کوئی اتنا نہین جو کرے کچھ استفسار
مدد کر ای کرم احمدی کہ تیرے سوا	نہین ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار
کروڑوں جرم کے آگے یہ نام کا اسلام	کریگا یا نبی اللہ کیا مرے یہ بکار

نانوتوی صاحب اپنا اسلام براے نام آخر تحذیر مین بھی کہہ چکے ہین کہ اس گنہگار کو جس کا
اسلام براے نام ہی دستگیری فرما کر ورطۂ ہلاکت سے نجات دین یعنی قد یصدق یہ حضرات
کہ حضور سے مانگ رہے ہین حضور سے عرض کر رہے ہین کہ یون کر دیجیے حضور کو عطا کنندہ
و پناہ دہندہ وغیرہ وغیرہ کہہ رہے ہین گنگوہی فتوون پر ضرور کافر مشرک بالاتفاق ہوئے
(۱۹) پھر گنگوہی صاحب کہان بچکر جاتے ہین یہ جناب حاجی صاحب کے مرید اور حضرت

شاہ صاحب کے غلام۔ فتاوی گنگوہی حصہ دوم صفحہ ۱۸۲ بندہ خاندان حضرت شاہ ولی اللہ صاحب میں بیعت ہی اور اوسی خاندان کا شاگرد ہے معاذ اللہ کافروں مشرکوں کو پیر بنانیوالا کب مسلمان رہ سکتا ہی (۲۰) تذییل اجل آپ نے کہا تھا ہم بھی سنتے آئے تھے کہ سرور عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے بعد نبی کا امکان ذاتی بھی موجب تکفیر ہی اسکا بطلان تو آپ پر واضح ہوگیا ہاں آپ دیوبندیہ وہ امکان ذاتی بھی مانتے ہین جسکا ماننا قطعاً کفر ہے اُسے بھی سُن لیجیے کہ آپ تو اب طالب تحقیق بنتے ہین جس دلیل سے بھی اپنا اور دیوبندیون کا کفر آپ پر واضح ہوجائے آپ ضرور قبول فرمائین گے۔

تمام دیوبندی بلکہ سارے وہابی لاکھون کرورون خداؤن کو پوجتے ہین اور اُنکا خدا جوف دار کھکل ہی

امام الطائفہ اسمٰعیل دہلوی نے معاذ اللہ باری عزوجل کا جھوٹا ہونا ممکن بنانیکے لیے دو ملعون دلیلین گڑھیں جنکا نہایت قاہر رد سبحن السبوح شریف مین ہی اُن مین ایک یہ کہ آدمی تو جھوٹ کا قادر ہی خدا قادر نہ ہو تو آدمی کی قدرت اُس سے بڑھ جائے مولنا غلام دستگیر صاحب مرحوم نے اسپر نقض کیا کہ یون تو تمہارے خدا کا چوری کرنا شراب پینا بھی ممکن ہوجائے کہ آدمی چور اور شرابی ہوتے ہین خدا نہ ہوسکے تو آدمی سے قدرت مین گھٹ رہے اسپر دیوبند کے بڑے معتمد مولوی محمود حسن دیوبندی صاحب نے ضمیمہ اخبار نظام الملک ۲۵۔ اگست ۱۸۸۹ء مین صاف چھاپ دیا کہ چوری شراب خوری جہل ظلم سے معارضہ کم فہمی۔ معلوم ہوتا ہی غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت بندہ سے زائد ہونا ضرور نہین حالانکہ یہ کلیہ ہی جو مقدور العبد ہی مقدور اللہ ہے یعنی آنکھین بند کرکے کہہ ہی بھاگے اور آپ تھانوی صاحب ظاہری وغیرہ جس دیوبندی یا کسی قسم کے وہابی سے پوچھیے یہی کہیگا ورنہ اپنے امام الطائفہ کی دلیل کیسے بنائیگا یا اُسے گمراہ بدین ٹھہرائیگا کہ اُس نے یہ کہکر اپنے معبود کو تمام ذلتون خواریون فاحشہ عیبون گھنونی باتون کا قابل ٹھہرایا آپ اُسکے مندکا جھوٹا رکھکل ہونا تو اسکا یہ شراب خوری سے ظاہر اللسان شراب پینا یہی ہے کہ باہر سے شراب اپنے جوف میں داخل کیجئے اسکا خدا اگر کھکل نہ ہو گا باہر

قادر نہ ہوگا تو قدرت انسان سے گھٹ رہیگا تب کروڑون خدا وہ یون سمجھیے۔ فرمایئے
چوری کیا ہی پرائی ملک سے اُسکی اجازت کے اُس سے چھپا کر لے لینا کیا اپنی ملک کسی
کے پاس سے لے لینے کو کچھ پاگل کے سوا کوئی چوری کہہ سکتا ہو اور ہو بھی تو یہ صورۃً چوری
ہوگی نہ حقیقۃً اور آدمی حقیقی چوری پر قادر ہے جسکا نفس وجود بے ملک غیر عقلاً ناممکن و ناتصور
و محال بالذات بجمیع الاضافات تو چند باتین قطعاً ثابت ہوئین (۱) بعض اشیا خدا کی ملک
سے خارج اور دوسرے کی ملک مستقل ہون جب تو چوری کر سکے گا (۲) وہ دوسرا مستقل
خدا ہو کہ اگر تقریر تحذیر الناس کے طور کا خدا بالعرض ہوا تو مالک بھی بالعرض ہوگا اور اُس چیز
کا بھی مالک بالذات پھر اللہ واحد قہار رہیگا اور چوری ناممکن ہوگی (۳) جب وہ دوسرا مستقل
خدا ہے تو ازلی ابدی ہوگا یہ نہین کہ امکان سرقہ کے لیے اُسکا امکان کفایت کرے اور
بالفعل موجود نہ ہو کہ خدا کا وجود واجب ہونا لازم نہ کہ محض ممکن (۴) انسان لاکھون کروڑون
اشخاص کی چوری کر سکتا ہی خدا اگر ایک ہی کی چوری کر سکے زیادہ پر قادر نہ ہو تو انسانی قدرت
سے پھر گھٹ رہے لہذا واجب کہ لاکھون کروڑون ازلی ابدی خدا موجود و واجب الوجود ہون
تو قطعاً ثابت ہوا کہ دیوبندیہ وہابیہ کروڑون خدا اُن کے پجاری ہین ہی تھانوی وغیرہ
کسی دیوبندی یا وہابی مین دم کہ اسکا جواب لا سکے یا اپنے کروڑون خدا
مین سے ایک بھی گھٹا سکے کذلک العذاب ولعذاب الآخرۃ اکبر لو کانوا
یعلمون ۝ الحمدللہ اولاً و آخراً جناب تھانوی صاحب یہ اسّی جبال ہین تیس بحث اول و دس
دوم بیس سوم و تذییل مین اگر حسب عادت رسالہ واپس دیا یا سکت بسکت سکوتا کی
گردان بھائی فبہا حق بحمداللہ تعالیٰ ظاہر ہو گیا ورنہ بخوشی اجازت ہی کہ تمام اصاغر و اکابر دیو
و اذناب ملکر جھو لین اور ہم یہ بھی قید نہین لگاتے کہ آپ خود کاتب بنین یا ساری پارٹی کہ یقیناً
گروہ کر بیٹھے گی دستخط کرے نہین جواب جس نام سے چاہیے ہو مگر اگلی فقط تصدیق ہو تو تصدیق بھی
بھی نہ سہی اتنا ہی لکھدین کہ ہم نے دیکھا امور ذیل کا لحاظ ضرور ہے (۱) آپ جواب جب
چاہین دین اتنا بفور وصول ایک کارڈ پر لکھ بھیجین کہ جواب مہینے دو مہینے سال دو سال
اتنے دنون مین آئیگا یا یہی کہ جواب دیا جائیگا کہ انتظار نہ ہو یہ کارڈ تیسرے چوتھے دن

آسکتا ہے ان دو حرفون کے لکھنے مین آپکو کیا گھنٹا لگتا ہو مگر مجھے تو آپکی خاطر منظور آپکی
نرمی مقصود لہذا اس خیال سے کہ اتنی بات لکھنے کیلیے بھی شاید ساری پارٹی سے مشورون
کی ضرورت ہو مین ساتوین بلکہ دسوین دن تک انتظار کرونگا اگر یہ دو حرفی کارڈ نہ آیا تو اسکے
معنے یہی سمجھے جائینگے کہ حسب عادت عار سکوت اختیار فرمائی (۲) یہ جواب خط دوم کی
طرح افترارات و انکار حسیات کی مثل مکابرات پر مشتمل نہ ہو ورنہ ہمین وقت ضائع کرنا نہین
وہ افترارات ومکابرات چھانٹ کر آپکو بھیجدینا ہی کافی جواب ہوگا (۳) انہی نمبرون کا
جواب جدا جدا ہو جتنے نمبرون کو حق سمجھیے تصریحاً انکی تسلیم لکھدیجیے ورنہ اگر عاجزون کے
داب قدیم کی طرح بعض باتون پر کچھ لب کشائی اور باقی کو نشست نمائی تو جن نمبرون کا جواب
نہ ملیگا پہلے سے کہے دیتا ہون وہ آپکے تسلیم شدہ ٹھہرینگے اور ان سے اسیطرح احتجاج
کیا جائیگا جیسے آپ صراحۃً تسلیم لکھدیتے واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم
وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ
اللہ تعالیٰ وسلم وبارک علی ناصرنا ومولٰنا محمد والہ وصحبہ وابنہ وحزبہ
اجمعین آمین والحمد للہ رب العلمین

فقیر مصطفی رضا قادری برکاتی

۵ صفر مظفر ۳۷ھ